

جواهر البرکات

شرح

بشائر الخیرات

منسوبة

للقطب الاقطاب فرد الافراد غوث الاعظم محی الدّین

السیّد عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ فافاض علینا نورہ

ویلیه

برکاتُ القدَمَین علیٰ غوث الثقلین

المعروف شبِ معراج اور روحِ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ مع منفرد نسب نامہ

شارح ومؤلف

علامہ محمد ذوالقرنین اصغر القادری

مہتمم جامعہ اصغریہ قادریہ، اسکیم 33 کراچی

ناشر جامعہ اصغریہ قادریہ، اسکیم 33 کراچی



جواهر البرکات

شرح

بشائر الخیرات

منسوبة للقطب الاقطاب فرد الافراد غوث الاعظم محی الدّین
السیّد عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ فافاض علینا نورہ

ویلیہ

برکاتُ القدَمیْن علیٰ غوث الثقلین

المعروف شبِ معراج اوررُوحِ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ مع منفرد نسب نامہ

شارح ومؤلف

علامہ محمد ذوالقرنین اصغرالقادری
مہتمم جامعہ اصغریہ قادریہ، اسکیم 33 کراچی



ناشر جامعہ اصغریہ قادریہ، اسکیم 33 کراچی

نام کتاب: **جواھر البرکات شرح بشائر الخیرات**

و

برکات القدمین علیٰ غوث الثقلین

مؤلف: علامہ محمد ذوالقرنین اصغر القادری

سن اشاعت: 2020ء

ضخامت: 120 صفحات

ناشر: جامعہ اصغریہ قادریہ

کمپوزنگ: محترم جناب امجد المصطفیٰ اعظمی

مطبع: بغدادی پرنٹرز، پاکستان چوک کراچی 0334-0034289

اظہارِ تشکر

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ کتاب ""بشائرالخیرات" میرے انتہائی مکرم حضرت علامہ مفتی محمد افضل امجدی زید مجدہ نے کچھ عرصہ قبل عنایت فرمائی، جسے پڑھنے کے بعد برکتوں کا سلسلہ نصیب ہوا۔ خیال پیدا ہوا اس کی شرح لکھی جائے مگر کوئی قدیم نسخہ نہیں مل رہا تھا بہرحال شرح لکھ ڈالی، جس کی برکت سے درِ غوث پاک کی حاضری نصیب ہوئی۔ سرکارِ غوث پاک کی بارگاہ میں درود بشائرالخیرات کا نذرانہ پیش کیا، عرضی پیش کی کہ اس کتاب کا کوئی قدیم نسخہ میسر ہو جائے۔ باہر نکلا، اچانک وہاں کی لائبریری " مکتبہ القادریہ " پر نظر پڑی۔ وہاں جا کر سلام دعا اور معلومات کے بعد الحمد للہ وہاں کے لائبریرین نے ملکِ عرب سے چھپا ہوا قدیم نسخہ دکھایا اور میری گزارش پر اس کی فوٹو کاپی عنایت فرمائی۔

مزید یہ برکت ملی کہ بغداد شریف کے سفر میں اعلیٰ حضرت کے پیر خانہ مارہرہ شریف کے گدی نشین حضرت امین ملت پروفیسر ڈاکٹر الشاہ محمد امین میاں مارہروی دامت برکاتہم القدسیہ سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا اور شرح بشائر اور برکات القدمین رسالہ پیش کیا، جس پر قبلہ، امینِ ملّت ڈاکٹر محمد امین میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ نے اپنے گراں قدر قیمتی کلماتِ برکت سے نوازا۔

اس سے قبل بشائرالخیرات کی شرح پر کچھ کلماتِ برکت لکھنے کے لئے حقیر نے مجیدِ ملّت حضرت پروفیسر ڈاکٹر پیر مجید اللہ قادری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں عرض کیا تھا، جس پر حضرت نے کرم نوازی فرمائی اور انتہائی جامع تقریظ تحریر فرمائی، جو ایک گراں قدر مقدمہ ہے جسے پڑھنے کے بعد قاری کو ضرور اس کتاب کے مطالعے کا ذوق و شوق پیدا ہوگا جو حضرت کی علمی و روحانی مقام کی دلیل ہے۔

مزید برآں ایک اور رسالہ ''برکات القدمین'' جو کئی عرصہ قبل تحریر کیا گیا مگر چند

ناگزیر وجوہات کی بنا پر اس کی طباعت نہ ہوسکی۔ اب اس مبارک شرح کے ساتھ اس کو بھی شامل کیا گیا ہے، جس پر استاذِ محترم حضرت قبلہ علامہ سیّد نثار احمد شاہ قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مبارک و مدلل تقریظ ہے۔ قبلہ استاذِ محترم نے تقریظ کے ساتھ ساتھ رسالہ کا نام بھی تجویز فرمایا۔

ساتھ ہی نہایت محترم و مکرم حضرت علامہ مفتی محمد افضل امجدی ضیائی زید مجدہ نے رسالۂ ھٰذا پر تقریظ تحریر فرمائی اور سرکار غوث پاک کی شان میں گیارھویں کی نسبت سے گیارہ بابرکات واقعات تحریر فرمائے۔

میں ان تمام حضرات و بزرگوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کرم نوازی فرمائی مگر ساتھ میں محترم و مکرم جناب امجد المصطفیٰ اعظمی زید مجدہ کا میں بہت ہی ممنون ہوں کہ انہوں نے انتہائی اخلاص و محبت کیساتھ ان دونوں رسائل کی از اوّل تا آخر کمپوزنگ کی اور جہاں اردو زباں کے الفاظ کی اصلاح کی ضرورت پیش آئی، وہاں پر اصلاح بھی فرمائی اور جب جب میں نے کتاب میں کچھ ردّ و بدل کے لئے کہا تو کبھی بھی مجھے منع نہیں کیا بلکہ بہت عزت افزائی فرمائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ محترم امجد المصطفیٰ اعظمی زید مجدہ کو دارین کی برکات سے نوازے۔

اب آخری مرحلہ کتاب کے چھاپنے کا تو درود شریف کی اس بابرکت کتاب کو منظر عام پر لانے کی سعادت جناب محمد اسلم عبد الرزاق صاحب کے حصہ میں آئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب محمد اسلم صاحب کو دونوں جہانوں کی برکات سے نوازے اور ان کی والدہ صاحبہ کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

اب یہ مبارک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کو خود بھی پڑھیں اور اپنے متعلقین کو بھی اس کے پڑھنے کا شوق دلائیں۔

☆☆☆

تقریظِ جلیل

فخر السادات، امینِ ملّت، حضرت

پروفیسر ڈاکٹر پیر سیّد الشاہ محمد امین میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ

صاحبِ سجادہ خانقاہِ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

سابق صدر شعبۂ اردو مسلم علیگڑھ یونیورسٹی (بھارت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بغدادِ مقدس میں حضرت مولانا محمد ذو القرنین قادری امجدی زید مجدہ نے اپنی تصنیف "برکات القدمین علیٰ غوث الثقلین المعروف شبِ معراج اور روحِ غوث پاک" پر تقریظ کے لئے کہا۔ فقیر قادری نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور اس کو خوب پایا۔ مولانا موصوف نے فاضلِ بریلوی امام احمد رضا خان محدثِ بریلوی قدس سرہ کی تصنیفات کو پیشِ نظر رکھا اور نہایت مدلل رسالہ لکھا۔

میری دلی دعا ہے کہ یہ رسالہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو اور عوام وخواص میں مقبول ہو۔

اسی کے ساتھ "جواہر البرکات فی شرح بشائر الخیرات" سیّدنا وسیّد الافراد، سلطان البغداد، نافع البلاد ودافع الفساد ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب بشائر الخیرات کا ترجمہ اور تشریح مولانا محمد ذو القرنین قادری امجدی نے بڑے سلیس اور رواں انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ اوراد کا مجموعہ ہے اور امامِ سلسلۂ قادریہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بے شمار فوائد بتائے۔ اللہ اور اس کے رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

کے حصول کے لئے یہ نہایت زوداثر ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا محمد ذوالقرنین قادری کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ الحبیب الامین وعلیٰ الہ وصحبہٖ اجمعین

فقیر قادری

پروفیسر سیّد محمد امین قادری

خادم سجادہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

ایٹہ (بھارت)

۲۰ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۷ مارچ ۲۰۱۹

نزیل باب الشیخ بغدادِ مقدس

☆☆☆

تقریظِ جمیل وکلماتِ برکت

(بشارتوں کی خیرات)

حضرت مجیدِ ملّت، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری دامت برکاتہم العالیہ

صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا وسابق ڈین آف سائنس کراچی یونیورسٹی

وبانی خانقاہِ قادریہ رضویہ مجیدیہ کراچی

اللہ عزوجل نے 5ہجری میں مدینہ پاک میں اپنے معزز فرشتہ سیدنا جبرائیل امین کے ذریعے جب اپنے محبوب رسول، حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک پیغام میں اس بات کی بشارت دی کہ جاؤ اور ہمارے محبوب کو یہ خبر سنادو کہ ہم اس پر اپنی شان کے لائق صلوٰۃ (درود) بھیجتے ہیں اس بشارت عظیمہ کو سن کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم وجدانی کیفیت میں اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے اور صحابہ کو پکارا کہ اے صحابہ آؤ مجھے مبارک باد دو اس واقعہ کو حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ارشاد فرماتے ہیں:

جب آیت درودوسلام: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (سورۃ الاحزاب، آیت56) نازل ہوئی تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوشی ومسرت سے سرشار اپنے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمانے لگے "ھَنِّئُوْنِیْ، ھَنِّئُوْنِیْ" اے صحابہ مجھے مبارک باددو مجھے مبارک باددو کیونکہ میرے بارے میں ایک ایسی

آیت کریمہ نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دین اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آیت درود وسلام تلاوت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما مزید فرماتے ہیں کہ اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش بشاش دیکھا اور میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

"هَنِيْئًا لَکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله عليه و اله وسلم"

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔اس کے بعد صحابہ کرام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم چاہتے ہیں کہ سب ہمیں اس آیت کی حقیقت سے آگاہی دیں تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں نے مجھ سے ایک علم مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی۔ اگر نہ پوچھتے تو میں تا زندگی اظہار نہ کرتا ہاں اب سن لو! کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کے لیے دو دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ میرا نام سنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول اٹھتے ہیں "غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ" اللہ تیری مغفرت فرمائے پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کے جواب "غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ" میں اپنے تمام ملائکہ سمیت آمین کہتا ہے اور اگر کوئی مسلمان میرا نام سن کر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے اس کے لیے "لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ" یعنی اللہ تجھے نہ بخشے کہتے ہیں اور سب فرشتے آمین کہتے ہیں''۔

(معارف النبوۃ، از ملا واعظ الکاشفی، اردو ترجمہ، ص 311، مکتبہ نبویہ، لاہور)

آیت درود وسلام میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دو حکم بھیجے اوّل ان پر درود بھیجو کہ جس طرح میں (اللہ عزوجل) اور میرے تمام فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور دوسرا حکم

کثرت سے ان پر سلام بھی بھیجو اس آیت کے نزول کے بعد صحابہ کرام نے پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم آپ کو سلام کرنا تو جانتے ہیں کہ صبح وشام آپ کو سلام کرتے ہیں مگر صلوٰۃ بھیجنے کا کیا طریقہ ہے ہمیں بتایئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے درودِ ابراہیمی پڑھ کر بتایا:

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰلِ ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰلِ ابراھیم انک حمید مجید.

آیت درود وسلام میں غور کریں کہ اللہ عزوجل نے آیت کریمہ میں درود وسلام پڑھنے یا بھیجنے کا حکم دیا ہے نہ اس کا ذکر ہے کہ نماز کے اندر پڑھا جائے یا نماز کے علاوہ، نہ اس بات کا ذکر ہے کہ کس طرح درود پڑھا جائے یعنی کن کلمات کے ساتھ درود پڑھا جائے اس مطلق حکم کا جواب صحابہ کرام کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ اول تو نماز میں پہلے سلام (**السلام علیک ایھا النبی**) اور بعد میں یہ درود ابراہیمی پڑھا جائے چنانچہ صحابہ کرام نے نماز کی فرضیت کے غالباً 7 سال کے بعد عین نماز کی حالت میں التحیات کے ساتھ سلام و درود پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز کے باہر درودِ ابراہیمی کے علاوہ کسی اور درود بھیجنے یا پڑھنے میں کوئی پابندی نہیں لگائی کہ صرف درودِ ابراہیمی ہی پڑھا جائے گا اور کوئی دوسرا درود نہیں پڑھا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آیت کریمہ میں درود بھیجنے کا حکم مطلق ہے اور وہاں کوئی قید کسی قسم کی نہیں لگائی اس لیے ہر زمانے میں اہلِ ایمان محبتِ رسول میں سرشار اپنے اپنے وجدان میں نئے نئے درود بھیجتے رہے ہیں اور بھیجتے رہیں گے۔

اللہ عزوجل کی اس بشارتِ صلوٰۃ پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خوشی کا اظہار آپ نے حدیث کے الفاظ میں پڑھ لیا لیکن حقیقی خوشی جو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو حاصل ہوئی ہوگی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا رب از خود حضور پر درود بھیجتا ہے۔ اس درود میں اللہ اپنی شان کے لائق کیا عمل فرماتا ہے کس طرح کن الفاظوں میں درود بھیجتا ہے یہ سب ہمارے لیے راز ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آپ پر درود بھیجتا ہے اور ہمیں درود بھیجنے کا حکم ملا اور حضور نے یہ سکھایا کہ تم اس طرح کہہ دیا کرو:

اللھم صلی علی محمد و اٰلِ محمد

و اصحابِ محمد و ازواجِ محمد........

کہ اے اللہ تو درود بھیج محمد اور اٰل محمد پر۔۔۔۔۔

ہم کیونکہ جانتے ہی نہیں کہ درود کیسے بھیجا جائے لہٰذا اے رب ہماری طرف سے بھی تو درود بھیج محمد اور اٰل محمد پر و اصحابِ محمد و ازواجِ محمد و کل امت پر۔۔۔۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے امت کو یہ بھی بشارت دی کہ جب تم مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجو گے اور حقیقت میں ایک دفعہ اللہ سے درود مجھ کو بھجواؤ گے تو اللہ عزوجل تم پر دس دفعہ رحمت نازل فرمائے گا۔ اور جب سلام بھیجو گے تو مزید دس رحمتیں نازل کرے گا اس لیے ایک صحابی کو ان کی خواہش پر فرائض کی ادائیگی کے بعد صرف اور صرف درود بھیجنے کا عمل بتایا اور بشارت دے دی کہ دین و دنیا دونوں جہانوں میں یہ تمہارے لیے باعثِ برکت ہے۔

ان ہی بشارتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر زمانے میں اہل اللہ نے درود بھیجنا شروع کیے جس نے جو بھی درود بنایا اس کا پہلا جملہ یا کلمہ یہ ہوتا ہے کہ اللھم صلی علی محمد اس

کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں چند با کثیر تعریف کے کلمات ادا کرتا ہے۔ مثلاً درودِ تاج ہی کو لیجئے جس کے مصنف کا آج تک پتہ نہ چل سکا مگر اس کی مقبولیت کا یہ عالم کہ کوئی بھی مسلمان ایسا نہ ہوگا جس نے درودِ تاج کا نام نہ سنا ہو اور کثیر تعداد میں ہر زمانے میں یہ نہ پڑھا گیا ہو اس درودِ تاج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے 63 سالہ ظاہری حیات کی مناسبت سے 63 صفات بیاں کئے گئے ہیں یہ درود شروع اس طرح ہوتا ہے:

اللھم صلِ علی سیدنا و مولانا محمد صاحب التاج

والمعراج والبراق والعلم.

آخر 63 صفات کے بعد درود ختم ہوتا ہے "صلو علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلموا تسلیما". اسی طرح لاکھوں عشاق نے لاکھوں درود لکھے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے بعض درود بہت زیادہ مقبول ہوئے اور بارگاہ رسالت میں مقبولیت کے بعد ان کا درود وظیفہ بھی بن گیا مثلاً درود کا مجموعہ دلائل الخیرات از حضرت محمد بن سلیمان الجزولی تمام سلاسل میں پڑھا جاتا ہے اور بطور وظیفہ اس کو 7 یوم میں ختم کیا جاتا ہے جس کی بے پناہ برکتیں حاصل ہوئیں اور ہر پڑھنے والے کو بھی ملتی ہیں۔

پیرانِ پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کی جملہ مساعی سے تمام اہل اللہ واقف ہیں آپ کا تقویٰ آپ کا علم سب پر عیاں ہے۔ آپ نے از خود تحدیث نعمت کہ طور پر بتایا کہ:

فمن فی اولیاء اللہ مثلی

ومن فی العلم والتصریف حالی

کہ تم اولیاء اللہ میں سے کون میری مثل ہے اور کون میرے علم اور تصرف میں

میرے حال کو پہنچا ہے اور آگے یہ بھی کہتے ہیں:

وکل ولی لہ قدم وانی

علیٰ قدم النبی بدرالکمالِ

ہر ایک ولی کے لیے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدر اکمل ہیں۔

جن کے متعلق امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی نے بھی یہ کہہ دیا: ؎

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

غوث اعظم کے مقام پر فائز سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے اولیٰ و اعلیٰ نبی المکرّم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر 30 بشارتوں کے ساتھ ''صلوٰۃ بشائر الخیرات'' لکھ کر اعلیٰ درود کا تحفہ اپنے چاہنے والوں کو دیا جو نہ صرف قادریوں کا بلکہ تمام سلاسل کے مشائخ کے لیے یہ درود کا تحفہ وظیفہ بن گیا اور پڑھنے والوں نے اس کی برکات حاصل کیں۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکثر اقوال الہامی ہیں ان میں سے یہ ''صلوٰۃ بشائر الخیرات'' بھی جو دُرودوں کا مجموعہ ہے، اللہ پاک نے آپ کے قلب پر الہام فرمایا آپ خود اس کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''مجھ سے یہ درود حاصل کرو جسے میں نے بذریعہ الہام اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے پایا۔ پھر میں نے اس درودِ پاک کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اور ارادہ کیا کہ آپ سے اس کا ثواب اور فضیلت دریافت کروں جو میں نے 30 درود کے دانوں میں لکھے ہیں لیکن میرے سوال کرنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرما دیا:

''کہ اس کی وہ فضیلت ہے جس کا سمجھنا آسان نہیں اور اس کا حصار ناممکن ہے۔
اس درود شریف کو پڑھنے والوں کے درجات بلند ہوتے ہیں اور جب اس درود کے ذریعہ کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ مایوس نہ ہوگا اور اس کا حسن ظن باطل نہ ہوگا اور اس کی دعا اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں کبھی رد نہ ہوگی۔

اور جو شخص اس درود ''صلوٰۃ بشائر الخیرات'' کو وظیفہ کے طور پر ایک ہی بار پڑھ لے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی بخشش و مغفرت فرمائے اور کسی مجلس میں پڑھا جائے تو تمام سامعین کی بھی مغفرت فرمائے اور جب موت کا وقت قریب آئے تو اس پڑھنے والے کے پاس 4 فرشتے آئیں گے پہلا فرشتہ شیطان کو اس کے پاس آنے سے روکے گا دوسرا فرشتہ اس کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرے گا۔ تیسرا فرشتہ اسے آبِ کوثر پلائے گا اور چوتھے فرشتے کے ہاتھ میں سونے کا طشت ہوگا جس میں جتنے پھل ہوں گے جسے وہ کھائے گا اس کے بعد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندے تیرے لیے خوشخبری ہے جنت میں اپنا مقام دیکھ لے وہ خود اپنے مقام کو اپنی آنکھوں سے روح نکلنے سے پہلے دیکھ لے گا اور پھر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اسی طرح یہ شخص اپنی قبر میں بھی انتہائی سکون سے رہے گا۔۔۔۔۔۔۔ اور آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ اسے وہ کچھ عطا کرے گا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ اس کا خیال کبھی کسی بشر کے دل پر گزرا۔''

اس ''صلوٰۃ بشائر الخیرات'' جس میں 30 درود میں تقریباً 65 آیات کی روشنی میں جو بشارتیں دی جا رہی ہیں ہمارے عزیزی محبی عزیزم محمد ذوالقرنین اصغر القادری زید مجدہٗ نے اس کی مبسوط شرح لکھی ہے اور ساتھ میں درود شریف کے فضائل اور برکات کے حوالے سے بھی چند صفحات لکھے ہیں۔ ذوالقرنین صاحب چونکہ خود بھی سلسلہ قادریہ میں بیعت کا

شرف رکھتے ہیں اور اپنے شیخ سے اجازت بھی، اس لیے شرح میں صوفیانہ رنگ کا غلبہ ہے۔
یہاں صرف اوّل درود شریف کی شرح بطور دلیل پیش کر رہا ہوں۔

صلوٰۃ بشائرالخیرات کی پہلی بشارت:

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد البشیر المبشر للمومنین بماقال اللہ العظیم و بشر المومنین (الاحزاب جز،آیت 47)

وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ. (ال عمران جز،آیت 17)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیج جو مومنوں کو خوشخبری دینے والے ہیں جیسا کہ عظمت والے خدا کا ارشاد ہے اے محبوب خوشخبری دیجئے اور بے شک اللہ تعالیٰ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔

سرکار محبوبِ سبحانی حضرت غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درود شریف کے صیغے کو قرآن کریم کی اس آیتِ مبارک سے شروع فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس درود شریف کو پڑھنے والا یہ نہ سمجھے کہ میرا یہ پڑھنا ضائع ورائیگاں جائے گا بلکہ اس کو پڑھنے پر ان شاء اللہ ضرور بالضرور اسے اجر وثواب عطا فرمایا جائے گا جیسا کہ خود قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ اللہ رب العزت مسلمان کے کسی بھی عمل کو ضائع نہیں کرتا اس لیے یہ بات بہت واضح ہے کہ کوئی بھی عمل نیک نیتی سے کیا جائے تو وہ ضائع نہیں جاتا اگر چہ ذرہ برابر کیا جائے ارشاد ہوا "**فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ**" چنانچہ پڑھنے والا جب اس درود شریف کے وظیفے کو پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہر درود شریف کے صیغے کے بعد قرآن کریم کی آیت پڑھتا ہے تو ایک مبارک عمل بن جاتا ہے اور چونکہ مومن کا کوئی عمل بھی ضائع نہیں جاتا اس لیے رب العزت اسکے پڑھنے والے کو اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

اسی وجہ سے سرکارِ غوث اعظم نے اس مبارک وظیفہ درود کو اس آیت کی بشارت سے شروع فرمایا جس میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے محبوب نے اللہ رب العزت کی جانب سے یہ بشارت عطا فرمائی کہ اے مومنوں کوئی بھی نیک عمل کرو اللہ اس کو ضائع نہیں فرماتا۔

راقم کو جب محترم ذوالقرنین صاحب نے سال بھر قبل جب اس ''شرح صلوٰۃ بشائر الخیرات'' پر تقریظ لکھنے کا حکم دیا تو راقم اس پر فوری تقریظ نہ لکھ سکا مگر اس دوران اطمینانِ قلب کے لیے کہ یہ ''صلوٰۃ بشائر الخیرات'' سیدنا غوث اعظم کی تصنیف ہے یا نہیں دورِ حاضر کے مشائخ کی طرف رجوع کیا تو ساؤتھ افریقہ کے ممتاز عالمِ دین مفتی اعظم ہند حضرت مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ کے تلمیذ و مرید و خلیفہ حضرت مولانا عبدالہادی قادری رضوی المعروف قادری فقیر سے فون پر تبادلہ خیال کیا ان کی تصدیق کے مطابق یہ درود شریف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی ہی تصنیف شدہ ہیں اور سلسلہ قادریہ میں بطور وظیفہ پڑھے جاتے ہیں اور خود مولانا عبدالہادی کو اس کی اجازت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے دیگر وظائف کے ساتھ دی تھی۔ گفتگو کے دوران احقر کو بھی اجازت دے دی۔

راقم پچھلے ایک سال سے اس کو با قاعدہ وظیفہ کے طور پر صبح نماز کے ساتھ پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں سرور محسوس کرتا ہے اور اس کے ثمرات بھی زندگی میں محسوس کر رہا ہے۔ محترمی ذوالقرنین کا تقاضہ پھر زور پکڑ گیا تو اس سلسلے میں چند اوراق لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ عزوجل اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس عظیم درود شریف کا ورد کرنا تمام صاحبانِ نیت کو نصیب کرے۔

راقم جب ان اوراق کے لکھنے میں مصروف تھا اسی دوران محترم جناب ذوالقرنین

صاحب سے فون پر بات ہوئی تو معلوم ہوا حال ہی میں آپ بغداد شریف سے واپس کراچی تشریف لائے ہیں۔ راقم کو یقین ہے کہ انہوں نے جب خود اس درود شریف کو سیدنا غوث الاعظم کے مزار کے احاطے میں پڑھا ہوگا تو یقیناً روح غوثِ اعظم سے آپ کو فیض حاصل ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ شرح کو مزید روحانی ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو

احقر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی

سابق ڈین آف سائنس، جامعہ کراچی

بانی خانقاہ قادریہ، رضویہ، مجیدیہ، کراچی

5 شعبان المعظم 1440ھ/11 اپریل 2019ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

قال امام الائمة و شيخ الامة سيّد الانجاب و قطب الاقطاب الغوث الاعظم السيّد عبد القادر الجيلانی قدس سره لبعض اخوانه فی الدّين : خذوا منی هٰذهٖ الصّلوٰةفانی قد اخذتها بالهام من اللّٰه عزّوجل ثم عرضتها علی النّبی صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وعلیٰ آله واصحابه وسلم، واردت ان اسأله عن ثوابها، فاخبرنی قبل ان اسأله فقال لی: لها من الفضل شیءٍ غريب لا ينحصر فانها ترفع اصحابها الیٰ اعلی الدّرجات واذا قصد امر لايخيب ظنه ولا ترد له دعوة عند اللّٰه ومن قرا مرة واحدة غفراللّٰه تعالیٰ له ولمن فی المجلس وان حضر اجله عند الموت حضر عنده اربعة من الملائکة ، الاوّل : يمنع الشيطان، والثانی: يلزمه کلمتی الشهادة ، والثالث: يسقيه بکأس من الکوثر، والرابع: بيده طاسة من الذهب مملؤة من ثمار الجنة. ويقول اللّٰه تعالیٰ له: ابشر يا عبد اللّٰه انظر لک منزلاً فی الجنة، فينظر فيراه بعينيه قبل ان تخرج روحه و يدخل الجنة وفی قبره امناً ولا يری فيه وحشة ولا ضيقاً، و يفتح له اربعون بابا من الرحمة ويعلق علیٰ راسه قنديل من النور يبعث به يوم القيامة، ومن يمينه ملک يبشره، وعن شماله ملک يؤمنه، وعليه حلتان ويهدی له نجيب من الجنة يرکب عليه، ولا يری حسرة، ولا ندامة ولا يحاسب بسوء العمل، واذا مرّ علی الصراط فتقول النار جز سريعاً يا عتيق اللّٰه اننی محرمة عليک، وادخل الجنة من ای باب تشاء، کل ذالک فی الجنة يعطی اليه، ولکل باب

اربعون قبة من الفضة فی کل قبة مائة خیمة من النور فی کل خیمة سریر من الکافور علیٰ کل سریر فراش جاریة من الحور العین خلقها اللّٰہ تعالیٰ من الطیب المطیب کانها البدر لیلة التمام، ثم یعطیه اللّٰہ تعالیٰ مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر.

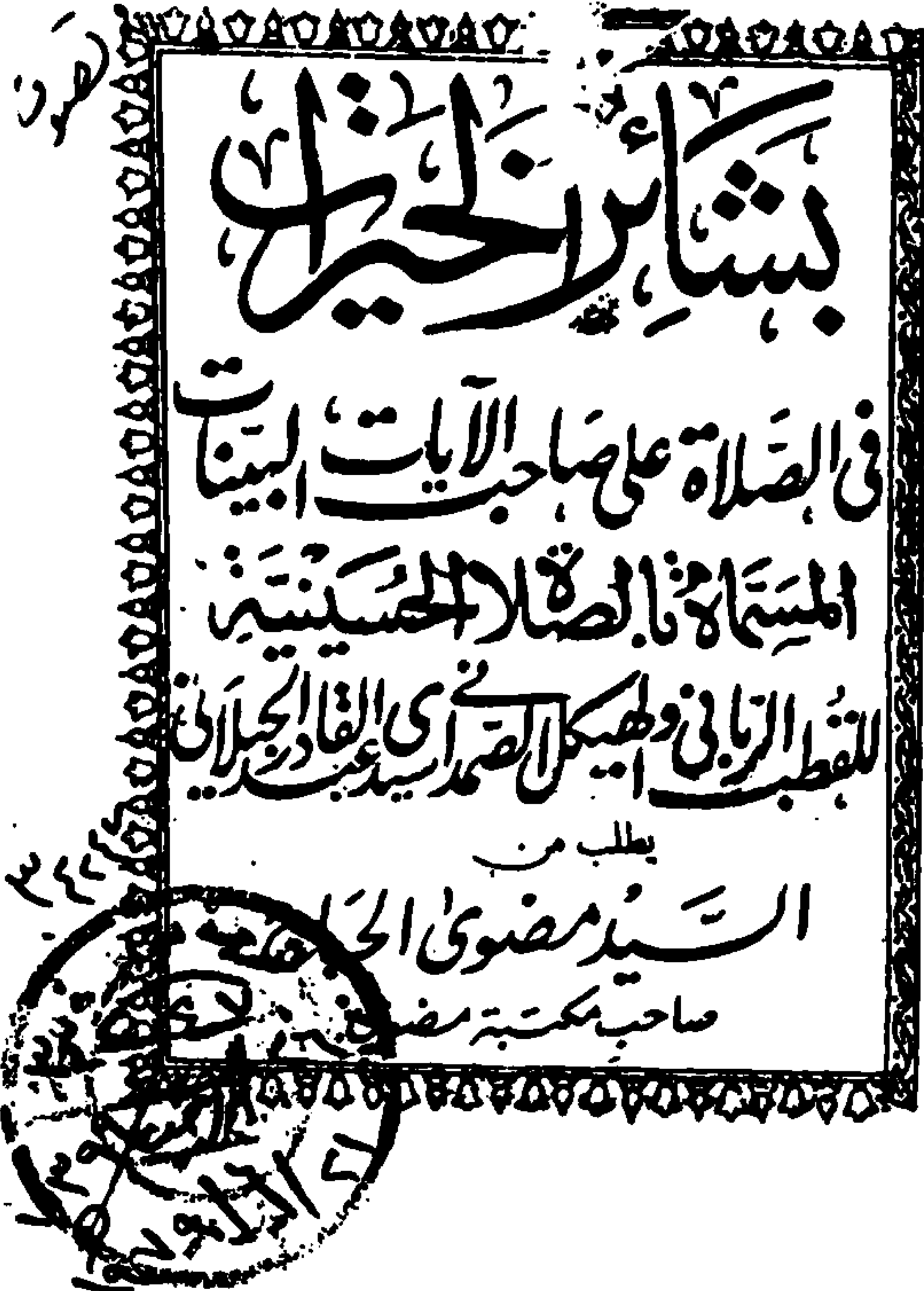
ترجمہ: امام الائمۃ، شیخ الامت، سیّد النجباء، قطب الاقطاب، غوث الاعظم حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، پیرانِ پیر، دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض (خاص) احباب سے فرمایا:

کہ مجھ سے یہ دُرود حاصل کرو جسے میں نے بذریعہ الہام اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے پایا، پانے کے بعد میں نے اس دُرودِ پاک (کے وظیفہ) کو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کیا اور ارادہ کیا کہ آپ ﷺ سے اس کا ثواب اور اس کی فضیلت دریافت کروں لیکن میرے سوال کرنے سے قبل ہی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اس کی وہ فضیلت ہے، جس کا سمجھنا دشوار ہے، جس کا انحصار ناممکن ہے (اس میں سے کچھ یہ ہے کہ) اس دُرود شریف پڑھنے والوں کے درجات بلند ہوتے ہیں اور جب اس دُرود کے ذریعہ کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ مایوس نہ ہوگا اور اس کا حسن ظن باطل نہ ہوگا اور اس کی دعاء اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ عظمت وعالی شان سے کبھی رد نہ ہوگی۔

اور جو شخص اس دُرود پاک (کے وظیفہ) کو ایک بار ہی پڑھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی بخشش ومغفرت فرمائے گا اور (اگر کسی مجلس میں پڑھے تو) جو اس مجلس میں ہوں، اُن کی بھی مغفرت فرمائے گا اور جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو اس کے پاس چار فرشتے آئیں گے۔ پہلا فرشتہ شیطان کو اُس کے پاس آنے سے روک دے گا، دوسرا فرشتہ

اُس کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کرے گا، تیسرا فرشتہ اسے آبِ کوثر پلائے گا اور چوتھے فرشتے کے ہاتھ میں سونے کا طشت ہوگا، جس میں جنتی پھل ہوں گے (جس سے وہ کھائے گا) اُس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تیرے لئے خوشخبری ہے، جنت میں اپنا مقام دیکھ لے! پس وہ اپنے مقام کو اپنی آنکھوں سے روح نکلنے سے پہلے دیکھ لے گا اور پھر جنت میں داخل ہو جائے گا، اور (اسی طرح) یہ شخص اپنی قبر میں نہایت اطمینان وسکون سے رہے گا، اسے قبر میں کوئی وحشت وتنگی نہ ہوگی اور اس کے لئے رحمت کے چالیس دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے سرہانے ایک نورانی چراغ معلق کیا جائے گا۔ قیامت کے روز اسی نور کے ساتھ اُٹھایا جائے گا اور اس کے دائیں جانب ایک فرشتہ ہوگا جو اسے جنت کی خوشخبری دے گا اور بائیں جانب فرشتہ ہوگا جو اس کی حفاظت کرے گا۔ اسے دو جنتی جوڑے پہنائے جائیں گے اور اس کے لئے جنتی براق پیش کیا جائے گا جس پر وہ سوار ہوگا۔ اس دن اسے نہ کوئی حسرت ہوگی اور نہ ہی ندامت اور نہ اس کی برائیوں کا حساب کتاب ہوگا اور جب پل صراط سے گزرے گا تو دوزخ اس سے کہے گی کہ اے اللہ کے آزاد کردہ! جلدی سے گزر جا کیونکہ میں تجھ پر حرام کی گئی ہوں اور جس دروازے سے تو چاہے، جنت میں داخل ہو جا! جنت میں اسے سب کچھ عطاء فرمایا جائے گا اور (اس کے محل کے) ہر دروازے پر چالیس چاندی کے قبے ہوں گے اور ہر قبے میں سو نور کے خیمے ہوں گے اور ہر خیمے میں کافور کا تخت ہوگا اور اس پر بچھونا اور بچھونے پر حور ہوگی، جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خالص خوشبودار مشک وعنبر سے تخلیق فرمایا ہے جو چودھویں کے چاند کی طرح ہوگی، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اسے وہ کچھ عطاء فرمائے گا، جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ان کا خیال کبھی کسی بشر کے دل پر گزرا۔

بشائرالخیرات کے قدیم نسخے کا عکس جو بغداد شریف میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے احاطے میں قائم لائبریری ''المکتبۃ القادریہ'' سے حاصل کیا گیا۔



بشائر الخيرات

في الصلاة على صاحب الآيات البينات

المسماة بالصلاة الحسينية

للقطب الرباني والهيكل الصمداني السيد عبد القادر الجيلاني

يطلب من

السيد مضوي الحا...

صاحب مكتبة مضوي...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا بِالْاِیْمَانِ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَکْوَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّاٰوَانٍ (وَبَعْدُ) فَقَدْ رُوِیَ عَنْ
شَیْخِ الْاُمَّةِ وَاِمَامِ الْاَئِمَّةِ سَیِّدِ الْاَنْجَابِ
وَقُطْبِ الْاَقْطَابِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَلِلّٰهِ الْاَدَبُ
الْاَکْرَمِ سَیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ اَنَّهٗ قَالَ
لِبَعْضِ اِخْوَانِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خُذُوْا هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ عَنِّیْ
فَاِنِّیْ اَخَذْتُهَا بِالْهَامٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ عَرَضْتُهَا

عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ عَنْ فَضْلِهَا
فَاَخْبَرَنِیْ قَبْلَ اَنْ اَسْاَلَهٗ وَقَالَ لِیْ اِنَّ لَهَا مِنَ
الْفَضْلِ شَیْئًا عَظِیْمًا لَا یَنْحَصِرُ وَاِنَّهَا تَرْفَعُ
اَصْحَابَهَا اِلٰی اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُ بِهِمْ اَقْصَی
الْغَایَاتِ وَمَنْ قَصَدَ بِهَا اَمْرًا لَا یَرُدُّ خَائِبًا
وَلَا یَخِیْبُ ظَنُّهٗ وَلَا تُرَدُّ دَعْوَتُهٗ وَمَنْ قَرَاَهَا
وَلَوْ مَرَّةً وَّاحِدَةً اَوْ حَمَلَهَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلِمَنْ مَّعَهٗ
فِیْ مَجْلِسِهٖ وَاِذَا حَضَرَ اَجَلُهٗ حَضَرَ عِنْدَهٗ اَرْبَعَةٌ
مِّنْ مَّلَائِکَةِ الرَّحْمَةِ الْاَوَّلُ یَمْنَعُ عَنْهُ الشَّیْطَانَ
وَالثَّانِیْ یُلَقِّنُهٗ کَلِمَةَ الشَّهَادَةِ وَالثَّالِثُ یَسْقِیْهِ
کَاْسًا مِّنَ الْکَوْثَرِ وَالرَّابِعُ بِیَدِهٖ اِنَاءٌ مِّنْ ذَهَبٍ

مملوء من ثمار الجنة يبشر بمنزله في الجنة ويقول
له ابشر يا عبد الله فينظر فيراه بعينه قبل ان
تخرج روحه ويدخل في قبره مامونا فرحا
مسرورا ولا يرى فيه وحشة ولا ضيقا
ويفتح له اربعون بابا من الرحمة ومثلهم من
النور ويبعث يوم القيمة وعن يمينه ملك
يبشره وعن شماله ملك يؤمنه وعليه حلتان
ويهدى له نجيبا يركب عليه ولا حسرة ولا
ندامة ويحاسب حسابا يسيرا وحين يمر
على الصراط تقول له النار فز سريعا يا عتيق
الله اني محرمة عليك ويدخل الجنة مع النبيين

ويعطى في الجنة اربعون قبة من الفضة
البيضاء في كل قبة قصر من الذهب في كل
قصر مائة خيمة من النور في كل خيمة سرير
من السندس على كل سرير جارية من الحور
العين خلقها من الطيب الاذفر كانه البدر
ليلة تمامه ثم يعطى ما لا عين رات ولا اذن
سمعت ولا خطر على قلب بشر وفي الخبر عنه
ﷺ ليلة اسرى به الى ربه عز وجل قال
الجليل جل وعلا الارض لمن يا محمد فقال له لك
يا رب. فقال له السموات لمن يا محمد فقال له
لك يا رب. فقال له الحجب لمن يا محمد فقال

لَهُ لَكَ يَا رَبِّ. فَقَالَ لَهُ الْكُرْسِيُّ لِمَنْ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ
لَهُ لَكَ يَا رَبِّ. فَقَالَ لَهُ أَنْتَ لِمَنْ يَا مُحَمَّدُ فَعِنْدَ
ذٰلِكَ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَنَعَهُ الْحَيَاءُ عَنْ أَنْ
يَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ الْجَلِيلُ جَلَّ وَعَلَا أَنْتَ
لِمَنْ يُصَلِّي عَلَيْكَ فَزَادَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا فَقَالَ
سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ
هِيَ الَّتِي تَلِيقُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَإِنَّهَا لَتَفْتَحُ سَبْعِينَ
بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَتُظْهِرُ عَجَائِبًا مِنْ طَرِيقِ الْجَنَّةِ
وَخَيْرٌ مِمَّنْ أَعْتَقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَنَحَرَ أَلْفَ بَدَنَةٍ
وَتَصَدَّقَ بِأَلْفِ دِينَارٍ وَصَامَ أَلْفَ شَهْرٍ وَفِيهَا
سِرٌّ مَكْنُونٌ وَبِهَا تَتَيَسَّرُ الْأَرْزَاقُ وَتَطِيبُ

الْأَخْلَاقُ وَتُقْضَى الْحَوَائِجُ وَتُرْفَعُ الدَّرَجَاتُ
وَتُمْحَى الذُّنُوبُ وَتُسْتَرُ الْعُيُوبُ وَيَعِزُّ الذَّلِيلُ
وَقَالَ سَيِّدِي مَكِينُ الدِّينِ كَانَتْ هٰذِهِ الصَّلَاةُ
لَا تُعْطَى إِلَّا لِرَجُلٍ صَالِحٍ كَامِلٍ وَهِيَ كَامِلَةُ
الْخِصَالِ جَائِزَةُ النَّوَالِ إِذَا أَهَمَّ صَاحِبَهَا أَمْرٌ
مِنَ الْأُمُورِ كَانَتْ كُلُّ صَلَاةٍ مِنْهَا وَسِيلَةً لَهُ
عِنْدَ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَكُلُّ آيَةٍ مِنْهَا كَانَتْ لَهُ
شَفِيعَةً عِنْدَ الْمَوْلَى الْعَظِيمِ وَهِيَ صَلَاةُ
الْمُصَلِّينَ وَقُرْآنُ الذَّاكِرِينَ وَمَوْعِظَةُ الْمُتَّعِظِينَ
وَوَسِيلَةُ الْمُتَوَسِّلِينَ وَهِيَ صَلَاةُ الْقُرْآنِ
الْعَظِيمِ وَسَمَّيْتُهَا بَشَائِرَ الْخَيْرَاتِ وَهِيَ هٰذِهِ

بشائر الخیرات کے آخری صفحے کا عکس

وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَا
وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ
وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظِ
وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ
مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ
مَا سَعَى وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى ثُمَّ يُجْ
الْجَزَاءَ الْأَوْفَى اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً تَشْ
بِهَا الصُّدُورُ وَتَهُونُ بِهَا الْأُمُورُ وَتَنْكَ
بِهَا السُّتُورُ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا دَائِمًا إِلَى يَ
الدِّينِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّ
فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَ

صلاۃ بشائر الخیرات / للغوث الجیلانی قدس اللّٰہ سرہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلذَّاكِرِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ۝ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ وَّ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْعَامِلِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۝ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْاَوَّابِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: فَاِنَّهٗ
كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ
جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ
الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلتَّوَّابِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ
عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُخْلِصِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ
الْعَظِيْمُ: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا
يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُصَلِّيْنَ بِمَا قَالَ
اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ ۝ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْخَاشِعِيْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا

لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ

وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى

جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلصَّابِرِيْنَ بِمَا قَالَ

اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ

لِلْخَائِفِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ

هِىَ الْمَاْوٰى ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ

الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُتَّقِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَرَحْمَتِىْ

وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِىَّ

الْاُمِّىَّ ۝ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ

اٰمِنُوْنَ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ
لِلْمُخْبِتِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ: اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُھُمْ o وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَنَّھُمْ اِلٰی
رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ o اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا
سٰبِقُوْنَ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ
الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلصّٰبِرِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ
الْعَظِیْمُ: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ o الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ o اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ
رَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ o اِنِّیْ جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا
صَبَرُوْٓا اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْکٰظِمِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ
الْعَظِیْمُ: وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ
الْمُحْسِنِیْنَ o فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ
الظّٰلِمِیْنَ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ
الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُحْسِنِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ: وَاَحْسِنُوْا اِنَّ

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ o مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ o
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ
لِلْمُتَصَدِّقِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ o اِنَّ
اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُنْفِقِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ o اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلشَّاكِرِيْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: وَاشْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ o لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ
لَشَدِيْدٌ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ
الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلسَّائِلِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ o اُدْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ o اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلصَّالِحِيْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ

اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ o الَّذِیْنَ یَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا

خٰلِدُوْنَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ

الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُصَلِّیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ: اِنَّ اللّٰهَ

وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ

نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُبَشِّرِیْنَ بِمَا قَالَ

اللّٰهُ الْعَظِیْمُ: وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ o لَهُمُ

الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ

ذٰلِکَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْفَائِزِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ: وَمَنْ

یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلزَّاهِدِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ

الْعَظِیْمُ: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ

الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا o اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْاُمِّیِّیْنَ بِمَا قَالَ
اللّٰہُ الْعَظِیْمُ: کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُصْطَفِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ
الْعَظِیْمُ: ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ
ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُذْنِبِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ: قُلْ
یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ٥ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُسْتَغْفِرِیْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ: وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ
یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُقَرَّبِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ
الْعَظِیْمُ: اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا

مُبْعَدُوْنَ o لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ
خٰلِدُوْنَ o لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا
يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ نِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ: اِنَّ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ
وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ
وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا
عَظِيْمًا o وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى o وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ
يُرٰى o ثُمَّ يُجْزٰهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً
تَشْرَحُ بِهَا الصُّدُورُ وَتَهُوْنُ بِهَا الْاُمُورُ وَتَنْكَشِفُ بِهَا السُّتُوْرُ
وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ o دَعْوٰهُمْ فِيْهَا
سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَّاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o

شرح

قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرودِ پاک پڑھنا عبادت ہے، جس کے بے شمار فضائل احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے بشائرالخیرات میں دونوں عبادتوں کو جمع فرمایا ہے، جو اصل میں اللہ رب العزت کی جانب سے آپ کو الہام ہوا۔ جس میں آپ نے قرآن کریم کی مخصوص آیتوں کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دُرود شریف کا نذرانہ پیش فرمایا۔ اسی وجہ سے اس کو "صلوٰۃ القرآن" بھی کہتے ہیں یعنی قرآنی دُرود۔

سرکار غوث پاک حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تمام اولیاء اللہ کے سردار اور آقا و مولیٰ ہیں۔ آپ پیدائشی ولی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسے ولایت عطاء فرماتا ہے، اسے اپنے علم کے خزانوں پر مطلع فرماتا ہے جس کو ولی اپنے کشف کی قوّت سے ملاحظہ فرماتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کو کامل کشف عطاء فرمایا تھا۔ آپ نے ایک بار فرمایا **"لو لا لجام الشريعة علىٰ لساني ، لأخبرتكم بما تأكلون وما تدخرون في بيوتكم، انتم بين يدي كالقوارير يرى ما في بواطنكم و ظواهركم"**

(بهجة الاسرار صفحه ۵۵، دارالكتب علميه)

یعنی اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو تم اپنے گھروں میں جو کچھ کھاتے ہو اور جو کچھ جمع کرتے ہو، میں ان سب کی خبر دوں، تم سب میرے سامنے ان کانچ کی بوتلوں کی مانند ہو جن کا باہر بھی نظر آتا ہے اور جو اِن بوتلوں کے اندر ہو، وہ بھی دکھائی دیتا ہے۔

قدوۃ العارفین شیخ ابوالحسن القرشی بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ روافض

(شیعوں) کی ایک بہت بڑی جماعت دو بڑے خشک کدو جو کہ سلے ہوئے اور مہر شدہ تھے، لے کر آئے۔ان لوگوں نے سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ بتائیے کہ ان دونوں کدوؤں میں کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے تخت سے اتر کر ایک کدو پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا "اس میں آفت رسیدہ بچہ ہے" پھر اپنے صاحبزادے حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو اس کدو کے کھولنے کے لئے فرمایا۔ جب وہ کدو کھولا گیا تو اس سے وہی آفت رسیدہ بچہ نکلا۔اس کو اپنے دستِ مبارک سے اُٹھا کر فرمایا "قم باذن اللّٰہ" تو وہ بچہ خدائے ذوالجلال کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر آپ نے دوسرے کدو پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر فرمایا "اس میں صحیح وسالم، تندرست بچہ ہے" اس کدو کو بھی اپنے صاحبزادے کو کھولنے کا حکم فرمایا۔ یہ کدو بھی کھولا گیا اور اس میں سے ایک بچہ نکلا اور اُٹھ کر چلنے لگا۔آپ نے اس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا "بیٹھ جاؤ" وہ بچہ باذنہ تعالیٰ بیٹھ گیا۔آپ کا یہ کشف وکرامت دیکھ کر وہ لوگ اپنے رفض (شیعیت) سے تائب ہو گئے۔

(قلائد الجواہر، صفحہ ۱۴۹، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور)

کتابوں میں سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے کشف وکرامت کے ایسے بے شمار واقعات ہیں جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔اسی طرح کشف کی ایک قسم الہام ہے، جس میں کسی بھی بات پر ہر ولی کو مطلع کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے۔

حضرت شیخ عبداللہ بیان کرتے ہیں ایک روز سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مسافر خانہ میں آپ کی زیارت کے لئے تقریباً تین سو اشخاص جمع تھے۔اچانک سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ اپنے حجرے سے نکلے اور چار یا پانچ دفعہ باآوازِ بلند سب سے فرمایا "دوڑ کر میرے پاس آجاؤ" تمام لوگ دوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔ جب اس کے نیچے کوئی بھی نہ رہا تو اس کی چھت گر

پڑی اور لوگ بچ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ابھی مکان میں تھا تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ اس کی چھت گرنے والی ہے اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کوئی دب نہ جائے اور میں نے جلدی سے تمہیں اپنے پاس بلالیا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۱۵۵)

الہام کے متعلق حضرت سیّدنا بابا فرید الدّین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اصل یہ ہے کہ ایک فرشتہ ہے جسے "مُلْہِمْ" (الہام کرنے والا) کہتے ہیں اور جس فرشتے کو "مُلْہِمْ" کہتے ہیں، اُس کی طرف سے تین چیزیں پیدا ہوتی ہیں ایک یہ کہ وہ ولی کے دِل میں کوئی چیز ڈال دیتا ہے، دوسرے یہ کہ اس کے کان میں غیب سے آواز پہنچتی ہے، تیسرے یہ کہ ولی کے سامنے (کچھ) لکھا ہوا نقش کاغذ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ نقش دیکھتے ہیں لیکن نقاش کو نہیں جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام نقش اور نقاش دونوں کو دیکھتے ہیں"

(سیر الاولیاء صفحہ ۱۶۹، مشتاق بک کارنر لاہور)

دیکھئے الہام کا طریقۂ کار کیسا شفاف ہے کہ سب سے پہلے ولی کے دِل میں بات ڈالی جاتی ہے، پھر اس کی تصدیق کے لئے اس کے کان میں غیبی آواز آجاتی ہے اور مزید اس کو مستحکم کرنے کے لئے لکھا ہوا نقش بھی دکھایا جاتا ہے اور یہ سب کچھ ایک لمحہ میں ہوتا ہے۔

چنانچہ سرکار غوث پاک حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاص محبوب ولی اور سیّد الاولیاء ہیں، آپ کو یہ مبارک وظیفہ اللہ رب العزت کی جانب سے الہام ہوا، اور آپ نے اپنے حلقۂ احباب کو عنایت فرمایا۔

بشائر الخیرات پڑھنے کے جو فضائل بیان ہوئے، سب حق ہیں اور اس کی سب سے بڑی دلیل خود سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک ہے کہ عالمِ روحانیت و باطن میں آپ نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہِ ذی وقار میں یہ مبارک وظیفہ پیش فرمایا تو آقائے دوجہاں ﷺ نے

یہ فضائل خود ارشاد فرمائے۔

نکتہ: انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبورِ مقدسہ میں نہ صرف زندہ ہیں بلکہ جب چاہیں، جسے چاہیں ملاقات کا شرف بھی بخشتے ہیں اور سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کو یہ شرف کئی بار عطاء ہوا۔

آپ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ بغداد شریف میں جب مجھے باطنی طور پر وعظ کہنے کا حکم ہوا تو میں نے دیکھا کہ میری جانب انوار چلے آ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ انوار کیا ہیں؟ تو مجھ سے کہا گیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے جو کچھ فتوحات آپ کو عطاء ہوئی ہیں، رسول اللہ ﷺ تمہیں اس کی مبارکباد دینے تشریف لا رہے ہیں۔ پھر یہ انوار اور زیادہ ہو گئے اور مجھ پر ایک خاص حالت طاری ہو گئی، جس سے ایسی خوشی ہوئی جو بیان سے باہر ہے۔ پھر میں نے ہوا میں منبر کے سامنے رسولِ کریم ﷺ کو دیکھا اور میں بھی فرط و مسرت سے چھ سات قدم آگے بڑھا تو رسولِ پاک ﷺ نے میرے منہ میں سات بار اپنا لعابِ دہن ڈالا۔ اس کے بعد مولائے کائنات، مشکل کشاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لائے اور آپ نے چھ بار اپنا لعابِ دہن ڈالا۔ میں نے عرض کیا " آپ نے تعداد کو پورا کیوں نہیں کیا؟ " فرمایا " رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے "...... پھر حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے خلعت عطاء فرمائی۔ میں نے عرض کیا یہ کیا خلعت ہے؟ فرمایا " یہ اس ولایت کی خلعت ہے جو اقطاب اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے "

(قلائد الجواہر صفحہ ٦٣)

اسی طرح حضرت شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ جنابِ سرورِ کائنات ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی مجلس میں رونق افروز ہوتے دیکھا۔ (قلائد الجواہر صفحہ ٧١)

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بارے یعنی انبیاءِ کرام علیہم السلام کی ملاقات کے بارے میں فرماتے ہیں:

قول حق لا ینکره الا جاهل بمعرفته......الخ

یہ قول حق ہے اس کا انکار وہی کرسکتا ہے، جو اللہ والوں کے احوال و مقام سے جاہل ہے۔ ایسے احوال جن کے ذریعے وہ زمین و آسمان کی سیر فرماتے ہیں اور اس کا مشاہد فرماتے ہیں اور ان کی شان یہ ہے کہ وہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کو زندہ دیکھتے ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے شبِ معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر اطہر میں نماز پڑھتے دیکھا اور ایک جماعتِ انبیاء کو آسمان پر دیکھا اور اُن سے گفتگو فرمائی۔

پھر خود ایک اعتراض کر کے جواب دیتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام کر سکتے ہیں۔ فرماتے ہیں اس کا جواب اسی کتاب (روض الریاحین) میں گزر چکا ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام سے جو کام بطور معجزہ ہو سکتے ہیں، وہ اولیاء کرام سے بطور کرامت ہو سکتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کے ساتھ دعویٰ نبوت ہوتا ہے اور کرامتِ اولیاء کے ساتھ دعویٰ نبوت نہیں ہوتا۔

(روض الریاحین صفحہ ٤٧٧، شبیر برادرز لاہور)

بالکل اسی طریقے سے ولیوں کے تاجدار حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں شرفِ ملاقات کی باریابی ہوئی تو سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ بشائر الخیرات کے فضائل حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کریں۔ دریافت کرنے سے قبل ہی آقائے دو جہاں ﷺ نے بشائر الخیرات کے فضائل

بیان فرمائے جو گزشتہ اوراق میں مذکور ہوئے۔

بشائر الخیرات

بشائر الخیرات میں سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے قرآنِ کریم کی تقریباً ۳۰ پوری آیات بیّنات ذکر فرمائی ہیں اور ابتداء میں بسم اللہ شریف اور الحمد کے ساتھ مزید کم و بیش ۳۵ وہ آیات بیّنات ذکر فرمائیں، جو دوسری آیات کی جزء ہیں جبکہ اختتام میں ایک اور آیت بھی ذکر فرمائی۔ یوں تقریباً ٦٥ آیات بنتی ہیں جس میں میرے شمار کے مطابق تقریباً دو ہزار سات سو بارہ (۲۷۱۲) حروف ہیں اور صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

جبکہ حضرت مولا علی شیرِ خدا، مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص نماز سے باہر باوضو ہو کر قرآنِ مجید پڑھتا ہے تو اسے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں ملتی ہیں۔

(روح البیان جلد ۲۱، صفحه ٤ مکتبه اویسیه، بہاولپور)

اس حساب سے آپ خود اس کی برکتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اسی طرح بشائر الخیرات میں آپ نے جو جو آیات بطورِ الہام انتخاب فرمائیں، اسی کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں تقریباً ۳۰ بار دُرود شریف کا نذرانہ پیش فرمایا اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جو ایک بار دُرود پاک پڑھتا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ آپ اس حساب سے بھی دُرودِ پاک کے اجر و ثواب کے بارے میں اندازہ کر سکتے ہیں۔

بشائر الخیرات کے فضائل

بشائرُ الخیرات جو قرآنی دُرود کا وظیفہ ہے، اس کے پڑھنے والے کو جو فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں، مختصر یہ ہیں کہ:

(۱) اس دُرود پڑھنے والوں کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۲) اس دُرود کو پڑھنے والا اگر کسی خاص مقصد کے لئے پڑھے تو وہ مقصد پورا ہو جائے اور اس کی کوئی دعاء رد نہ ہو۔

(۳) جو ایک بار پڑھے، اللہ غفور الرحیم اس کی بخشش و مغفرت فرمائے اور ساتھ میں اہل مجلس کی بھی۔

(۴) اس دُرود کے پڑھنے والے کا حساب و کتاب نہ ہو۔

(۵) اس کے پڑھنے والے کی موت کے وقت فرشتے آ کر اس کی حفاظت کریں۔

(۶) موت کے وقت جامِ کوثر اور جنتی پھل نصیب ہو۔

(۷) روح نکلنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لے۔

(۸) قبر میں فرحت و خوشی داخل ہو اور وحشت و تنگی نہ دیکھے۔

(۹) پل صراط سے آرام سے گزرے اور دوزخ سے حفاظت ہو۔

(۱۰) جنتی براق، جنتی جوڑے اور حوریں نصیب ہوں۔

(۱۱) اور اس کے لئے رحمتِ الٰہی کے چالیس دروازے کھول دیئے جائیں۔

یقین کیجئے! یہ تو بہت ہی مختصر فضیلتیں ہیں، جن کی بشارت سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے عطاء فرمائیں جبکہ دُرودِ پاک پڑھنے کے اس سے زیادہ فضائل ہیں، جس کا اندازہ

نہیں کیا جاسکتا، جن میں سے کچھ بزرگانِ دین نے اپنی اپنی کتابوں میں احادیث کی روشنی میں بیان کئے ہیں مثلاً حافظ الحدیث امام حضرت سراج الدّین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "القول البدیع" میں، حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے "سعادۃ الدّارین" میں، حضرت سیّدنا امام محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے "دلائل الخیرات" میں اور حضرت شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "جذب القلوب" میں۔

اگر یہ کتب میسر نہ ہوں تو اُردو زبان میں ان کتابوں کا خلاصہ علامہ الحاج شیخ الحدیث مفتی محمد امین صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی بہت ہی مبارک کتاب "آبِ کوثر" میں ذکر فرمایا ہے۔ اس کتاب کو فقط ایک ہی بار پڑھیں تو قاری کو اندازہ ہو جائے گا کہ دُرودِ پاک کی کیا کیا برکات ہیں۔

احادیثِ مبارکہ سے ثبوت

گزشتہ اوراق میں بشائر الخیرات کے پڑھنے سے جن برکتوں کے ملنے کی بشارتیں بیان ہوئیں، وہ سب احادیث سے بھی ثابت ہیں۔

پہلی حدیث: حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جس نے قرآن پڑھا اور اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کی اور مجھ پر دُرود پاک پڑھا تو اُس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔

(القول البدیع صفحہ ۲۷۹، دار المنہاج السعودیہ)

ملاحظہ کیجئے بشائر الخیرات جو قرآن و دُرود کا وظیفہ ہے، جس میں قرآن اور دُرود ساتھ ساتھ ہیں، اس کا ورد کرنے والا خیر ہی خیر پاتا ہے جس کی بشارت حدیث مبارکہ سے

ثابت ہوئی۔

دوسری حدیث: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے۔ (نسائی شریف، مشکوٰۃ، مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ جلد ۲، صفحہ ۹۳ مکتبہ اسلامیہ لاہور) دیکھئے! ایک بار دُرود پاک پڑھنے سے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں اور بشائر الخیرات کے وظیفہ میں ۳۰ بار دُرود شریف پڑھا جاتا ہے لہٰذا بشائر الخیرات ایک بار پڑھنے سے پڑھنے والے کے ۳۰۰ درجات بلند کئے جاتے ہیں اور ۳۰۰ رحمتیں نازل کی جاتی ہیں اور ۳۰۰ گناہ بھی مٹا دیئے جاتے ہیں۔

تیسری حدیث: کسی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ فرمایئے کہ اگر آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر دُرودِ پاک کا وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔ (القول البدیع صفحہ ۲۶۱)

دیکھئے! وہاں تو صرف دنیاوی حاجت کا ذکر تھا لیکن دُرودِ پاک کی برکت سے نہ صرف دنیاوی بلکہ آخرت کے بھی سارے معاملات بن جاتے ہیں۔

چوتھی حدیث: حضرت سیّدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ اور حضرت سیّدنا صدیق اکبر اور حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، پھر میں نے حضور

نبی کریم ﷺ پر دُرود پاک پڑھ کر دعاء کی تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا "مانگ! تجھے عطاء کیا جائے، مانگ! تجھے عطاء کیا جائے"

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ، مرأۃ المناجیح جلد ۲ صفحہ ۹۷)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ دُرود پاک پڑھ کر دعاء مانگنے سے دعائیں قبول ہو جاتی ہیں لہٰذا ابشائرالخیرات شریف میں ۳۰ بار دُرود پاک پڑھا جاتا ہے اور اس کے بعد دعاء کی جائے تو ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

پانچویں حدیث: حضرت سیّدنا ابو کاھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو کاھل! جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین بار میری محبت اور میری شوق کی وجہ سے دُرودِ پاک پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے دن اور رات کے گناہ بخشے۔(القول البدیع صفحہ ۲۸۵)

اسی طرح ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ "من تقرب الیّ بالصلوٰۃ علیٰ حبیبی محمد ﷺ غفرت له ذنوبه ولو کانت مثل زبد البحر"

(دلائل الخیرات شریف صفحہ ۲۰)

یعنی (رب تعالیٰ فرماتا ہے) جو میرے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر دُرود بھیج کر میرا قرب حاصل کرنا چاہے گا، میں اُس کے گناہوں کو بخش دوں گا اگرچہ وہ (گناہ) سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

حکایت: ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو اوباش اور فسق وفجور میں مبتلاء تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں

نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تجھے جنت کیسے نصیب ہوئی؟ اس نے کہا میں ایک محدث (حدیث بیان کرنے والے) کی مجلس میں حاضر ہوا تو اُن کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی رسول اللہ ﷺ پر بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور تمام حاضرین نے با آوازِ بلند دُرود پاک پڑھا، اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطاء فرمادی۔ سبحان اللہ......(نزہت المجالس جلد ۲، صفحہ ۱۱۲)

دیکھئے! دُرودِ پاک پڑھنے سے گناہوں کی بخشش اور اہل مجلس کی مغفرت ہوتی ہے۔ اسی طرح بشائر الخیرات میں جب بندہ ۳۰ بار دُرود پاک پڑھتا ہے اور اگر کسی مجلس میں بلند آواز سے پڑھے تو اہل مجلس کی بھی ضرور مغفرت ہو جائے گی۔

چھٹی حدیث: حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر دُرود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطاء ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطاء ہوگا، وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات صفحہ ۱٦)

ساتویں حدیث: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر دُرود پاک زیادہ پڑھا، اس کی موت کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوق کو فرمائے گا اس بندے کے لئے استغفار کرو، بخشش کی دعائیں کرو۔ (نزھت المجالس جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

دیکھئے! دُرودِ پاک کی برکت کہ پل صراط پر اسے نور عطاء ہوگا جس کی برکت سے وہ پل صراط کو پار کرلے گا اور جنت میں داخل ہوگا نیز موت کے وقت اللہ رب العزت اس

کی مغفرت کی دعاء کے لئے ساری مخلوقات کو حکم فرمائے گا۔ ظاہر ہے مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے بھی ہیں جو ضرور اس کے لئے دعاء بھی کریں گے اور اس کی حفاظت بھی کہ رسول پاک ﷺ پر دُرود پاک پڑھنے والا بندہ ہے تا کہ شیطان سے اس کی حفاظت ہو۔

آٹھویں حدیث: رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تین اشخاص عرشِ الٰہی کے زیر سایہ ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دُور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنّت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص جس نے مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کی۔ (القول البدیع صفحہ ۲۶۸)

نویں حدیث: رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جنہیں میں دُرودِ پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (القول البدیع ۲۶۹)

دسویں حدیث: حضرت سیّدنا جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو جنت میں ایک قبہ عطاء فرمایا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو سرکار ابد قرار ﷺ کی ذاتِ اقدس پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتے ہیں۔ (نزھت المجالس جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

گیارھویں حدیث: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میری اُمّت! تم میں سے جو مجھ پر دُرودِ پاک زیادہ پڑھے گا، اُس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔

(دلائل الخیرات صفحہ ۱۷)

دیکھئے! ان احادیث سے قیامت کے دِن کی مصیبت سے نجات، حوضِ کوثر پر دُرود، جنت میں محل اور حوریں دُرود پاک پڑھنے والوں کو عطاء کی جاتی ہیں اور بشائرُ الخیرات بھی وظیفۂ دُرود ہے جس کے پڑھنے والے کو بھی یہ فضائل عطاء ہوں گے۔

بارھویں حدیث: رسولِ پاک ﷺ فرماتے ہیں اے میری اُمّت! تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ (آبِ کوثر صفحہ ۶۱ بحوالہ سعادۃ الدّارین صفحہ ۶۸)

سعادۃ الدارین میں حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بہت پیارا قول نقل فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص نفلی نماز و روزہ نہیں کر سکتا تو چاہئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے، اُس پر اللہ تعالیٰ دس بار دُرود بھیجتا ہے تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجالائے اور اِدھر ایک بار حبیب خدا ﷺ پر دُرودِ پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا دُرود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا کیونکہ اے عزیز! تو ان پر اپنی وسعت کے مطابق دُرود پاک پڑھے گا، اور اللہ جل شانہٗ تجھ پر اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق رحمت نازل فرمائے گا اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ اس کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے؟

(آبِ کوثر صفحہ ۱۲۶)

دیکھئے! ان چند احادیث میں دُرودِ پاک پڑھنے والوں کو کیسے کیسے فضائل و برکات کی بشارت دی گئی ہے، جن میں تقریباً ان تمام بشارتوں کا ذکر آ گیا ہے جن کا ذکر بشائرُ الخیرات

کے پڑھنے والے کے لئے سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم کی ﷺ زبانِ اقدس سے عالم باطن میں سن کر اپنے احباب کو اس کی بشارت دی اور آج ہم تک بھی یہ بشارت پہنچی۔ والحمد للّٰہِ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ حبیبہٖ سیّدنا و مولانا محمّد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاھرات المطھرات امھات المؤمنین وذرّیّتہٖ الیٰ یوم الدّین

نوٹ: جہاں تک اجر وثواب کا معاملہ ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ مالک ومولیٰ، خالق وحاکم و ایسا کریم ورحیم ہے کہ ایک مختصر کلمے کے عوض بروزِ قیامت اعمال کے حساب کے وقت میزان کو وزن سے بھر دیتا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی آخری حدیث ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان ، سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم

(جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۹ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو رحمٰن کو محبوب ہیں، زبان پر ہلکے ہیں (لیکن) میزان پر بھاری ہیں۔

سبحان الله و بحمده سبحان الله العظیم......

یعنی یہ دو کلمے پڑھنے میں زبان پر بہت آسان ہیں مگر کل بروز قیامت ان کا وزن بہت زیادہ ہوگا کیونکہ ہمارے کلام سے اللہ رب العزت کا نام اقدس وزنی ہے جس سے بندے کے اعمال کا وزن بہت زیادہ ہو جائے گا جس سے نجات ہوگی۔

غور کیجئے! ان دو جملوں کی کیا کیا بشارت دی گئی ہیں اور بشائر الخیرات میں کتنی بار اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا نام آتا ہے، کتنی بار رسول اللہ ﷺ کا مبارک نام آتا ہے اور کتنی بار اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقدس کلام قرآنِ کریم کی آیتوں کو پڑھا جاتا ہے۔ اب بشائر الخیرات کے فضائل کا اندازہ آپ کر سکتے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین......

دفعِ وسوسہ

ممکن ہے کسی کے وہم میں یہ خیال آئے کہ اس کے پڑھنے کے بارے میں اتنا اجر و ثواب کیسے؟ اور نہ جانے یہ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کا فرمان اور اُن کی تصنیف ہے کہ بھی نہیں؟ کسی مستند کتاب میں اس کا ثبوت ہے یا نہیں؟ اس کے چند جوابات ہیں:

(ا) سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھی گئی سب سے مستند کتاب "بہجۃ الاسرار شریف" ہے جس کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے تحقیق کرنے کے بعد لکھا:

" کتب مناقبِ اولیاء میں باعتبارِ صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے، جو کتبِ حدیث میں صحیح بخاری شریف کا بلکہ صحاح میں بعض شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث (روایت) شاذ بھی نہیں......"(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۳۸۰) مگر جو بزرگوں کی شان کے منکر ہیں، ان لوگوں نے اس مبارک کتاب اور اس کے لکھنے والے جلیل القدر امام اور جن کے متعلق لکھی گئی ہے یعنی سرکار غوث پاک، پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کی شانِ مبارک تک میں معاذ اللہ گستاخی کی۔ مخالفین تو درکنار "اہلسنّت" کہلانے والے ایک شخص کی تحریر میں نے پڑھی، جس میں اس نے طنزیہ تحریر کیا کہ

"قادریوں کا قرآن بہجۃ الاسرار"......(العیاذ باللہ تعالیٰ)

پھر مخالفین کا کیا رونا، وہ تو کہتے ہی ہیں کہ "بہجۃ الاسرار" میں نوے (۹۰) فیصد باتیں غلط ہیں۔ اب اگر اس کا ثبوت ایسی مستند کتاب میں بھی ہوتا، تب بھی مخالفین نے کون سامان لینا تھا؟

(۲) دُرود شریف کا ایک مشہور و معروف وظیفہ "دلائل الخیرات شریف" ہے جو عرب و عجم میں پڑھا جاتا ہے۔ کئی مستند طریقوں اور بزرگانِ دین سے مروی ہونے کے باوجود مخالفین اس مبارک وظیفہ و کتاب کو معاذ اللہ شرک و بدعت اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں حالانکہ اسناد قوی ہیں مگر "میں نہ مانوں" کا کیا علاج؟ جب ایسی مستند کتاب کو ہی نہیں مانتے تو "بشائر الخیرات" کو کیا مانیں؟

(۳) یہ مبارک وظیفہ بھی بلادِ عرب و عجم میں مشہور ہے اور سلسلۂ قادریہ کے لوگ اس کو اپنے وظائف میں پڑھتے ہیں۔ آج کل تو انٹرنیٹ کا دور ہے۔ آپ گوگل (Google) پر لکھ کر تلاش (Search) کریں تو آپ دیکھئے اس میں کتنے رسالے اور Links ملیں گے۔ اگرچہ یہ دلیل سند نہیں مگر یہ تو ضرور ملے گا کہ اس مبارک کتاب کو بیروت والوں نے طبع کیا، شام و عراق والوں نے اس کو چھاپا اور برصغیر پاک و ہند میں بھی یہ مبارک کتاب چھپ رہی ہے۔ لوگ اس مبارک وظیفے کو پڑھ کر فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ نیز جیسا کہ حضرت پروفیسر مجید اللہ قادری دامت برکاتہم العالیہ نے تحریر فرمایا کہ مفتی اعظم ہند حضرت مصطفیٰ رضا خان نوری علیہ الرحمہ کے خلیفہ و مرید حضرت علامہ مولانا عبدالہادی قادری دامت برکاتہم العالیہ نے تصدیق فرمائی کہ یہ حضرت غوثِ پاک ہی کی تصنیف ہے اور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے ان کو اس کی اجازت بھی حاصل ہے۔

(۴) یہ مبارک وظیفہ فقط قرآنِ کریم کی آیاتِ بیّنات اور دُرودِ پاک پر مشتمل ہے۔ اس میں نہ تو کوئی احکام اور نہ ہی عقائد کا بیان ہے کہ جس کے لئے قرآن وحدیث کے دلائل کی ضرورت پڑے۔ اگر بالفرض یہ سرکار غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی تصنیف نہ بھی ہو تو کیا قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرودِ پاک پڑھنا گناہ ہے؟ اس میں کون سی شرعی قباحت ہے؟ بلاوجہ انکار واعتراض ووسوسہ کیونکر؟

(۵) رہا اس پر اجر وثواب جو اس فرمان میں مذکور ہے، اس کا جواب حدیث شریف کی روشنی میں اوپر گزر گیا۔ یہاں صرف اتنا سمجھ لیجئے کہ دُرودِ پاک پڑھنے کا حکم قرآنِ کریم میں واضح ہے اور تلاوتِ قرآنِ پاک ودُرود شریف کے فضائل احادیث مبارکہ سے ثابت اور ان کے پڑھنے کے فوائد وثمرات بزرگانِ دین سے منقول ہیں۔ لہٰذا یہ فرمان ثابت نہ بھی ہو، تب بھی اس کے فضائل ومناقب احادیثِ مبارکہ سے ثابت۔ پھر کیا وجہً انکار......؟

اب ہم اس اجر وثواب کے بارے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ایک فتویٰ کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں، جس سے اجر وثواب والی بات بھی واضح ہو جائے گی۔

کسی شخص نے چند کتابوں اور کچھ دعاؤں کے بارے میں دریافت کیا کہ ان کے پڑھنے سے اس قدر ثواب ملنے کا ذکر ہے۔ ایک مُلاّ کہتا ہے کہ یہ ثواب جو لکھا ہوا ہے، حاصل نہیں ہوتا۔ یہ غلط ہے، صرف کتابیں فروخت کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ رہنمائی فرمائیں (ملخصًا)

اس سوال کے جواب میں مجدّدِ وقت نے ان میں سے ایک کتاب کے بارے

میں لکھا کہ "اس کا پڑھنا ناجائز ہے"۔ باقی رہا اجر وثواب تو اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: "ثواب تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے، ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا نیکیوں کے ترازو کو بھر دیتا ہے اور لا الٰہ الّا اللہ کہنا عرش سے نیچے نہیں رُکتا۔ ان میں سے اگر ایک کلمہ بھی قبول ہو جائے تو اس کا ثواب جنت کے ماسوا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا عطاء کردہ ثواب بہت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲٦، صفحه ٦١٠)

اعتراض: کسی نے اعتراض کیا پھر تو نماز، روزہ اور دیگر عبادات کی ضرورت ہی نہیں، بندہ کچھ بھی نہ کرے۔ صرف یہ وظیفہ "بشائر الخیرات" پڑھے اور سیدھا جنت میں چلا جائے اور اس سے قبل مغفرت، پھر موت اور بعد موت فرشتوں کا استقبال، پھر جنت میں اعلیٰ مقام، حور وقصور اور نہ جانے کیا کیا انعامات...... بس بندہ یہی پڑھے، کسی اور عمل کی کیا ضرورت......؟

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس فرمانِ مبارک میں یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ بندہ نماز، روزہ اور دیگر عبادات کو چھوڑ کر صرف یہی وظیفہ پڑھے تو بس نجات ہے؟ بلکہ اس سے مراد ہے جو دائرۂ اسلام میں رہ کر تمام فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ اس مبارک وظیفہ کو ورد میں رکھے گا، ان شاء اللہ اسے یہ ساری برکتیں حاصل ہوں گی۔ اگر یہی بات ہے تو پھر ان احادیث مبارکہ کا کیا جواب ہوگا؟ چنانچہ حدیث شریف میں ہے "من قال لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ دخل الجنة" جس نے لا الٰہ الّا اللہ پڑھ لیا، جنت میں داخل ہوگا۔ لہٰذا اس حدیث شریف کو لے کر کوئی بھی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ بس اور کیا چاہئے، نماز روزہ اور دیگر عبادات کی کیا ضرورت؟ یہ تو بشائر الخیرات پڑھنے سے بھی بہت آسان اور بہت ہی چھوٹا

وظیفہ ہے۔بس لا الہ الّا اللہ پڑھواور سیدھا جنت......!

اور یہ فرمان بھی کسی عام آدمی کا نہیں بلکہ خود جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔معترضین بتائیں اس کا کیا جواب ہوگا؟

اسی طرح بخاری شریف کی سب سے آخری حدیث شریف میں ہے کہ "**سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم** "یہ دوایسے کلمے ہیں جو میزان پر بھاری ہیں یعنی صرف ان دوکلمات کو پڑھنے سے بندہ کا اعمال نامہ میزان پر بھاری ہوگا، جس کی بدولت اسے نجات حاصل ہوگی۔لہٰذا یہاں پر بھی کوئی اعتراض کرے کہ پھر کسی دوسرے اعمال کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟بس "**سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم**" پڑھے اور میزان بھاری اور جنت مل گئی...... بتایئے کیا جواب ہوگا؟اس کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ ایمان لاکر فرائض وواجبات کی پابندی کرتے ہوئے،احکامِ شرع پر کاربند رہتے ہوئے جب محبت سے کلمہ "**لا الٰہ الّا اللّٰہ** "اور"**سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم**"پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس کی برکت سے راضی ہوگا اور داخلِ جنت فرمادے گا۔احادیث مبارکہ میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔

اس کو عقلی طور پر یوں سمجھیں مثلاً کہا جاتا ہے کہ نماز میں الحمد پڑھنا واجب ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پوری سورۃ الفاتحہ پڑھنا واجب ہے نہ کہ صرف لفظ"الحمد"پڑھنے سے نماز ہوجائے گی۔اسی طرح جب کوئی شخص نکاح کرتا ہے تو صرف قبول ہے کہتا ہے لیکن جب بیوی بیمار پڑجائے تو اس کا علاج معالجہ بھی کرنا پڑے گا،اس کی دیگر تمام ضروریات بھی پوری کرنا پڑیں گی اور اس کے تمام حقوق بھی ادا کرنے پڑیں گے۔اگرچہ وقتِ نکاح اس

سے ان تمام باتوں کا اقرار نہیں لیا گیا مگر فقط لفظ "قبول ہے" کہنے سے ہی خود بخود تمام معاملات جو بیوی سے متعلق ہیں، شوہر پر اُن کی پابندی و پاسداری لازم آئے گی۔

اسی طرح کلمہ "لاالٰہ الّا اللّٰہ" پڑھنے والے اور کلمہ "سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم" یابشائرالخیرات پڑھنے والے پر تمام اسلامی حقوق وفرائض کی پابندی لازم ہوگی۔

یہ تو اس کا شرعی جواب تھا بلکہ میرا تو عقیدہ یہ ہے کہ بندہ صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقِ دل سے ایمان لائے بس اسی ایمان کی برکت سے ہی اللہ ربِ ذوالجلال اسے داخلِ جنت فرمائے اگرچہ بندہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو۔ بخاری و مسلم کی متفق حدیث شریف ہے اگر میں اس کو نقل کروں تو شاید لوگ گناہ پر دلیر ہو جائیں مگر اس لئے تحریر کر رہا ہوں تاکہ اعتراض کرنے والوں کو اللہ ربّ ذوالجلال کی رحمتوں کا اندازہ ہو جائے۔

عن ابی ذر قال اتیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وھو نآئم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الٰہ الّا اللّٰہ ثم مات علیٰ ذٰلک الا دخل الجنۃ ، قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وانی سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علیٰ رغم انف ابی ذر (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ پر سفید کپڑا تھا اور آپ ﷺ آرام فرما

تھے۔ کچھ دیر بعد پھر حاضر ہوا تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی بھی بندہ "لا الہ الاّ اللہ" کہے (یعنی ایمان لائے) پھر اسی پر مر جائے جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا اگر چہ زنا و چوری کرے؟ فرمایا اگر چہ زنا و چوری کرے۔ (پھر) میں نے عرض کیا اگر چہ زنا و چوری کرے؟ فرمایا اگر چہ زنا و چوری کرے۔ میں نے (پھر) عرض کیا اگر چہ زنا و چوری کرے؟ فرمایا اگر چہ زنا و چوری کرے، ابوذر کی ناک خاک آلود ہونے پر بھی۔

سبحان اللہ! آپ نے دیکھا حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ متعجب ہوکر بار بار سوال کرتے رہے کہ اتنے بڑے گناہ کبیرہ زنا و چوری کرتا رہے، پھر بھی جنت میں جائے اور وہ بھی کلمہ "لا الہ الاّ اللہ" پڑھنے سے......

اس پر فرمایا کہ اے ابوذر! تم تعجب کی بناء پر سوال کرتے کرتے زمین پر ناک بھی رگڑ ڈالو، جب بھی حکم یہی رہے گا یعنی بندۂ مؤمن جنت میں جائے گا۔

اے میرے عزیز! یہ سب کیا ہے؟ جان لیجئے کہ یہ تو اللہ رحمٰن ورحیم کی رحمت کی محض ایک جھلک ہے۔ خدا کی قسم! اللہ ربّ ذوالجلال کی رحمت اتنی عظیم ہے، اتنی عظیم ہے کہ نہ اسے آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے نہ کان سے سنا جاسکتا ہے اور نہ کسی بشر کے دِل پر اس کا خیال گزر سکتا ہے۔ وہ عطاء کرنے پر آئے تو پورے بشائر الخیرات کا وِرد تو بہت دُور، بندۂ مؤمن صرف اس کی ابتداء "الحمد للہ رب العالمین" یعنی ایک آیت یا اس سے ایک دُرود شریف پڑھ لے، وہ رحیم نہ جانے اپنی رحمت سے کیا کیا نواز دے۔

؎ جو نوازنے پر آئے تو نواز دے زمانہ......

اہم نکتہ: بشائرالخیرات یا دُرود شریف کا کوئی بھی وظیفہ اخلاص یعنی اس نیت سے پڑھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میرے حبیبِ اعظم ﷺ پر دُرود پڑھو لہٰذا خدائے ذوالجلال کے حکم کی تعمیل اور رسولِ پاک، احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھنا چاہئے باقی دین و دنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔ ان شاء اللہ ساری برکتیں عطاء ہوں گی۔

پڑھنے کا طریقہ: روزانہ کم از کم ایک بار کسی بھی نماز کے بعد پڑھنا چاہئے جبکہ فجر کا وقت بہترین وقت ہوتا ہے کہ وقتِ مشہود ہے جس میں رات کے فرشتے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے اُترتے ہیں۔

بشارت: جب میں بشائرالخیرات کی شرح لکھ رہا تھا تو انہی دنوں میں ایک دن یعنی ۱۱ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ بروز جمعرات نمازِ اشراق ادا کرنے کے بعد خواب میں الحمدللہ مجھے اپنے پیرومرشد، نائبِ غوث اعظم حضرت سیّد ابوتراب سائیں اصغر علی شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک مختصر زیارت ہوئی جس میں فقط اتنا حکم فرمایا کہ "اس (بشائر الخیرات کی شرح) میں اللہ رب ذوالجلال کا بھی ذکر کرو"

اس کا مطلب میں نے یہی اخذ کیا کہ اس کی شرح میں اللہ رب العزت کے وجود و وحدانیت اور اس کی عظمت و کبریائی کا بھی ذکر کروں۔ ساتھ ساتھ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ بظاہر یہاں ایسا موقع نہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے وجود اور شانِ غفاری کے متعلق بھی کچھ تحریر یا تشریح کروں تو اچانک دِل میں ایک بات القاء ہوئی کہ یہ ساری بشارتیں جو رسولِ پاک ﷺ نے عطاء فرمائیں، کس کی جانب سے ہیں اور کون ہے جو یہ برکتیں عطاء فرماتا ہے؟ وہی خدا ہے......

خواب: حضور سیّدی اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ایک دفعہ مصافحہ کے متعلق ایک سوال آیا، کسی عذر کی بناء پر سوال کا خیال دِل سے اُتر گیا...... یاددہانی کے لئے خواب میں امام اجل تشریف لائے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں:

"ناگاہ شب سہ شنبہ...... خاص صبح کے وقت بحمد اللہ تعالیٰ خواب میں دیکھا کہ سمتِ مدینہ طیبہ سے امام اجل، قاضی بلاد، مفتیٔ بلاد حضرت امام قاضی خان قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ فافاض علینا نورہٗ فقیر کے سرہانے تشریف لائے۔ بلند و بالا متوسط بدن، سفید پوشاک زیب تن اور بزبان فارسی یہ جملے ارشاد فرمائے"

"مستند ایشاں حدیث انس است و اُو را مفہوم نیست" الفاظ یہی تھے یا اس کے قریب معاً جمالِ مبارک دیکھتے ہی قلبِ فقیر میں القاء ہوا کہ یہ امام قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور کلامِ مقدس سنتے ہی دِل میں آیا کہ اسی مسئلۂ مصافحہ کی نسبت ارشاد ہے۔ والحمدللہ رب العالمین......

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اُسے پیارا معلوم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے چاہیئے کہ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

فرماتے ہیں: فقیر بے نوا کو اس سے زیادہ کیا پیارا ہوگا کہ ایک عالم اجل، رکن

شریعت، ہادیٔ ملّت اس پر اپنا پرتو (جلوہٗ) جلال ڈالے اور محض اس کی امداد وارشاد کے لئے بنفس نفیس کرم فرمائیں اور بے سابقہٗ عرض ودرخواست خود بکمالِ مہربانی مسئلہ دین وردّ مخالفین تعلیم کریں۔ کیا وہ غریب خستہ فقیر دل شکستہ اس سے اُمید نہ کرے گا کہ باوجود میرے ان عظیم وشدید گناہوں کے میرا رؤف ورحیم اللہ عزّ وجلّ شانہٗ میرے ساتھ ایک نظر خاص رکھتا ہے اور مجھ ذلیل، بے وقعت، خوار، بے حیثیت کا افتاء بھی اس بارگاہِ رحمت میں گنتی شمار کے قابل ٹھہرا ہے؟ (سیّدی اعلیٰ حضرت کی عاجزی پر قربان)

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۲، صفحہ ۲۷۱-۲۷۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ان چند سطروں کو یہاں لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقہ میرے پیر ومرشد نے مجھ پر کرم نوازی فرمائی۔ باوجود یہ کہ میں گناہ گار، سیاہ کار، بدکار و ذلیل وخوار مگر میری شرح اُن کی نگاہوں میں تھی اور انہوں نے کمالِ مہربانی فرما کر میری رہنمائی بھی فرمائی کہ اس رسالہ میں اللہ ربّ ذوالجلال والاکرام کی عظمت پر بھی کچھ لکھ ڈالوں......

اور میری حیثیت ہی کیا؟ وہ ربّ ذوالجلال اور میں بندہٗ ذلیل ومحتاج، میری اوقات ہی کیا کہ میں اللہ جلّ شانہٗ کی شانِ کبریائی میں کچھ لکھنے کی سکت رکھوں مگر میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ مرشد کریم کے صدقہ مجھے چند سطور لکھنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم......

اللّٰہ جلّ جلالہٗ

امامِ اجل حضرت علامہ سعد الدّین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں کہ:

جس طرح اللہ ربّ العزّت کی ذات و صفات کے بارے میں وہم و ادراک حیران ہیں اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام مبارک یعنی اسمِ جلالت "اللہ" کے ادراک میں حیران ہیں نہ معلوم اسم ہے، صفت ہے، مشتق ہے یا غیر مشتق، عَلَم ہے یا غیر عَلَم......؟

مولانا روم فرماتے ہیں:

ذاتِ اُو را در تصور گنج کو　　　تا در آید در تصور مثل اُو

یعنی اس کی ذات اقدس تصورات کے گوشوں میں نہیں آسکتی، یہی وجہ ہے کہ اس کی مثل کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

ایسا رحمٰن و رحیم! نہ تو متقی کا رزق بوجہ تقویٰ بڑھاتا ہے اور نہ مجرم کے جرائم کو دیکھ کر اس کے رزق کو کم کرتا ہے۔ ایسا رؤف و کریم کہ اس سے سوال کیا جائے تو عنایت فرمادے اور طلب نہ کیا جائے تو ناراض ہوجائے۔ (روح البیان)

آقائے دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے صرف ایک رحمت تمام اہل دنیا کو عطاء فرمائی اور ننا وے آخرت میں اپنے بندوں پر رحم فرمانے کے لئے مخفی رکھی ہیں۔

عجوبہ: کوّے کا بچہ جب انڈے سے باہر نکلتا ہے تو وہ سرخ گوشت کی طرح ہوتا ہے۔ ماں اُسے آگ کی چنگاری (یا خطرے والی چیز) سمجھ کر چھوڑ جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے

کیڑے مکوڑے اسے آگ جان کر پروانہ بن کر خود بخود اس کے منہ میں گر کر لقمہ بنتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے بال و پر اُگنے لگتے ہیں۔ اس وقت ماں اسے آ کر اپنی پرورش میں لے لیتی ہے۔

کسی نے اس رحمتِ عامہ کی جانب اشارہ کر کے کیا خوب کہا "**یـــــا رزاق الـغـراب فـی عـمـعـه**" اے رزق دینے والے پروردِگار! کوے کے بچے کو اس کے آشیانے میں پالنے والے......

سب چھوڑیئے! ایک دن کا بچہ پیدا ہو کر کیا جانتا ہے کہ میری غذا کیا ہے اور کہاں سے ملے گی اور کیسے کھانی پڑے گی؟ مگر جب بھی ماں اس بچے کو اپنے سینے کے قریب کرتی ہے، بچہ ماں کے پستان منہ میں لے کر دودھ پینا شروع کر دیتا ہے۔ کس نے اس بچے کو بتایا کہ تمہاری غذا یہاں ہے اور اس کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ چوسنا پڑے گا......؟ اللہ اکبر! صدا آئی "**وهـديـنـه الـنجدين**" (سورۂ بلد، آیت ۱۰) اور ہم نے اسے دو اُبھری چیزوں (پستانوں) کی راہ بتائی۔ قربان اس ربّ العالمین کے جو ہم کو باپ کی پیٹھ میں پالے اور ماں کے پیٹ میں بھی!

انسان کے بعد شجر و چرند، پرند کو دیکھئے۔ درختوں کو چلنے پھرنے کی طاقت نہ دی تو اُن کے لئے باغبان کو خدمت گار مقرر فرمایا۔ جن کے باغبان نہیں، اُن کے لئے بادلوں کو حکم فرمایا کہ سمندر سے پانی لے کر اُن کو پلاؤ۔ پرندوں میں اُڑنے کی طاقت دی لیکن روزی کمانے کی طاقت نہ دی۔ اُن کو حکم ہوا کہ تم کھیتوں، باغات میں جاؤ، وہاں چگ آؤ۔ وہ صبح کو بھوکے نکلے اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹے۔

لطیفہ: کسی نے ایک بڑھیا سے پوچھا کہ تو نے خدائے ذوالجلال کی ہستی کو کیسے پہچانا؟

وہ بولی اپنے چرخے سے! پوچھا وہ کیسے؟ بولی کہ جب میرا معمولی چرخہ میرے گھمائے بغیر نہیں گھوم سکتا تو آسمان کا اتنا بڑا چرخہ بغیر گھمانے والے کے کیسے گھوم سکتا ہے؟

آسمان وزمین کی پیدائش، رات و دِن کی تبدیلی، بارش کا آسمان سے برسنا، ہواؤں کی گردش، چاند وسورج اور دیگر سیارے وغیرہ غرض ہر ایک کی اپنی تاثیر، اپنا رنگ، اپنی حرکت......اگر یہ چیزیں خودبخود بنتیں تو یکساں ہوتیں۔

تفسیر کبیر میں ہے کسی نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا مجھے شطرنج سے بہت تعجب ہے کہ گز بھر کپڑے (یا کاغذ یا کسی اور چیز) کے ٹکڑے پر اگر کوئی دس لاکھ بار شطرنج کھیلے تو ہر بار جدا گانہ ہی چال ہوگی۔ حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر حیرت انگیز انسان کا چہرہ ہے کہ ایک بالشت ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ نے آنکھ، کان، ناک، منہ وغیرہ بنا ڈالے اور کروڑوں انسان ہیں مگر ایک دوسرے کے ہم شکل نہیں بلکہ جدا چہرے مہرے ہیں۔

ہاتھی اور چیونٹی میں اعضاء تقریباً ایک جیسے ہیں مگر دونوں میں کتنا فرق ہے۔ ایک ہی پھول کا رس بھڑ کے پیٹ میں پہنچ کر زہر اور شہد کی مکھی میں پہنچ کر دوا بن جاتا ہے۔ پانی کے قطرے کو رحمِ مادر میں پہنچا کر خون بنایا اور اِس خون کو گوشت و پوست میں بدل کر ایک انسان بنایا، پھر باہر نکال کر اس کی پرورش کی اور اسے تاج وتخت کا مالک بنایا۔

ایک ہی ماں کے پیٹ کے چند بچے ہیں جن میں کوئی گورا، کوئی کالا، کوئی نصیب ور، کوئی بدنصیب، کسی کا مزاج بلغمی، کسی کا صفراوی، کوئی چرب زبان تو کوئی گونگا......غرضیکہ ماں باپ ایک، اور اولاد، رنگ برنگی یہ سب اسی کی قدرت ہے۔

سائنس کہتی ہے آفتاب کی گرمی سے سمندر کا پانی بھاپ بن کر چڑھتا ہے اور بادل بن کر برستا ہے مگر لطف یہ ہے کہ بہت دفعہ جون جولائی کی سخت گرمی میں بھی بادل نہیں بنتا اور کئی بار دسمبر، جنوری کی سردی میں بادل بن کر برس جاتا ہے جبکہ آفتاب کی شعائیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں۔ پھر بتاؤ کہ بادل تو پانی کی بھاپ ہے اور بادلوں میں بجلی جو خالص آگ ہے کہاں سے پیدا ہوئی؟ یہ آگ و پانی کا اجتماع کیسا؟ پھر جو آسمانی بجلی گرتی ہے یہ کیا چیز ہے؟ یہ آگ کا گولہ بھاپ میں کیسے محفوظ رکھا گیا؟ پھر بھاپ میں گرج کی آواز کہاں سے پیدا ہوئی؟ آخر کار کہنا پڑتا ہے کہ اسی ربّ ذوالجلال کی نشانیاں ہیں جنہیں رب ہی جانے!

حکایت: حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ایک دِن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ چند زندیق (جو خالقِ کائنات سبحانہ و تعالیٰ کے وجود کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ کائنات کا نظام خود بخود چل رہا ہے) آپ رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ شہید کرنے کے ناپاک ارادے سے آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ایک سوال کا جواب دو پھر جو مرضی میں آئے کرو۔ کہنے لگے فرمائیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک کشتی دیکھی تھی جو اسباب و سامان سے بھرپور لیکن دریا میں ملاح یعنی کشتی بان کے بغیر چلی جا رہی تھی (کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟) انہوں نے کہا کہ ایسا ہونا بالکل ناممکن بات ہے کیونکہ کشتی بان کے بغیر کشتی کا سمندر میں سمت کے تعین کے ساتھ چلنا عقل تسلیم نہیں کرتی۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! ایک معمولی کشتی تو کشتی بان کے بغیر چل ہی نہیں سکتی تو چودہ طبق (زمین و آسمان کے معمولات افلاک، چاند، سورج، ستارے،

سمندر، درخت، پہاڑ، ہوا وغیرہ) یہ سارا عالم کسی نظام چلانے والے کے بغیر کیسے چل رہا ہے؟ یہ سن کر وہ تمام کے تمام لاجواب ہو گئے اور بعض نے اسلام قبول کر لیا۔

(روح البیان جلد ۱۳، صفحہ ۳۳۵)

حکایت: دریائے نیل کے کنارے حضرت ذوالنورین مصری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بچھو نظر آیا۔ انہوں نے سوچا کہ اس موذی کیڑے کو ماردوں، ابھی وہ ہاتھ میں پتھر اُٹھا ہی رہے تھے کہ وہ جلدی جلدی پانی کے قریب پہنچ گیا، اس پانی میں سے ایک مینڈک نکلا اور وہ بچھو اس مینڈک کی پشت پر سوار ہو گیا۔ مینڈک پانی کی سطح پر تیرتا ہوا دریا کے دوسرے کنارے کی جانب جانے لگا۔

حضرت ذوالنورین مصری رحمۃ اللہ علیہ کو جستجو ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ چنانچہ آپ بھی اس کے تعاقب میں اس کنارے پہنچ گئے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ بچھو مینڈک کی پشت سے اُترا اور تیزی سے ایک طرف چلا جہاں ایک شرابی مدہوش پڑا ہوا تھا اور ایک اژدھا جو اسے ڈسنے کے ارادے سے اس شخص کی جانب بڑھ رہا تھا۔ بچھو نے اس اژدھے کو متواتر کئی ڈنگ مارے جس کی تاب نہ لا کر اژدھا وہیں مر گیا۔

حضرت ذوالنورین مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شرابی کو جگایا۔ جب وہ ہوش میں آیا تو اپنے قریب اژدھے کو دیکھ کر ڈر کے مارے بھاگنے لگا۔ شیخ نے فرمایا اب اس سے کیا بھاگتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کرم فرمایا کہ ایک بچھو کے ذریعے تمہاری جان بچائی! پھر اسے پورا قصہ سنایا۔ شرابی نے آسمان کی جانب منہ کر کے سر اُٹھایا اور کہا یا اللہ! ایک نافرمان پر تیرا یہ فضل و احسان ہے تو پھر فرمانبرداروں پر تیرے جود و کرم اور انعام و اکرام کا کیا عالم ہوگا؟ تیری عزت و جلال کی قسم! اب میں کبھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا اور روتا ہوا وہاں

سے چل دیا۔(روض الریاحین صفحہ ۲۷۹)

کس نے اس شرابی کو بچایا جب اسے اپنا ہوش نہ تھا؟ کس نے اس بچھو کو دریا کے اس کنارے سے وہاں پہنچایا؟ کس نے اس مینڈک کو اپنے مقام سے بچھو کو وہاں پہنچانے کا حکم دیا؟ زبانِ حال نے بے ساختہ کہا "اسی ربّ ذوالجلال والاکرام نے......"

ہم بھی بظاہر اپنی حفاظت خود کرتے ہیں لیکن رات کو سونے کی حالت میں ہماری حفاظت کون کرتا ہے؟ بہت مصیبتیں وہ ہیں کہ بظاہر ہماری کوششوں سے دفع ہوتی ہیں اور بہت سی آفات وبلیات ایسی ہیں کہ ہمیں صرف حق تبارک وتعالیٰ ہی بچاتا ہے وہ اس طرح کہ کبھی بندہ ناگہانی حادثات میں ایسے بچ جاتا ہے کہ اسے گزند بھی نہیں پہنچتی، اسے کون بچاتا ہے؟ صرف رحمٰن ورحیم، ایسا رحمٰن ورحیم جو بڑے بڑے گناہوں کے باوجود بھی ہم پر رحم فرماتا ہے۔

حدیث شریف: حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہم کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کسی قوم پر گزرے، اُن سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ کہنے لگے ہم مسلمان ہیں (اس جگہ) ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی۔ اس آگ کے قریب اس کا ایک بچہ تھا۔ جب آگ بھڑک کر اونچی ہوتی تو عورت بچے کو دُور ہٹا دیتی (کیونکہ چھوٹے ناسمجھ بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ بچہ آگ کے قریب جاتا تو ماں اس کی محبت میں اس کو پکڑ کر دُور ہٹاتی تاکہ اسے کوئی گزند نہ پہنچے) وہ عورت حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچ کر عرض گزار ہوئی کیا آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں؟ فرمایا ہاں! وہ بولی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں کیا اللہ تعالیٰ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحیم نہیں؟ فرمایا ہاں! وہ بولی کیا اللہ

تعالیٰ اپنے بندوں پر اُن کی ماؤں سے بڑھ کر مہربان نہیں؟ فرمایا ہاں! وہ بولی کہ ماں تو اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالتی......(یہ سن کر) رسول کریم ﷺ سر جھکا کر بہت روئے، پھر اپنا سرِ انور اس کی جانب اُٹھا کر ارشاد فرمایا "اللہ رب العزت اپنے بندوں میں صرف نافرمان، سرکش و متکبر ہی کو کو عذاب فرمائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ پر سرکشی کرے اور لا الٰـه الا اللّٰه کہنے سے انکاری ہو" (مشکوٰۃ شریف، مرأۃ المناجیح)

دیکھا! کتنا مہربان رب ہے کہ وہ مسلمان کو آگ میں داخل نہیں فرمائے گا۔ عذاب تو کفار و مشرکین کے لئے ہوگا اور وہ بھی اُن کے اپنے قصور و سرکشی کے سبب سے، رہے گناہ گار مسلمان ......اُنہیں چند عرصے کے لئے دوزخ میں ڈالنا تعذیب (عذاب) نہیں بلکہ تہذیب (صفائی) ہے، یعنی اُن کی صفائی کر کے اپنی جنت کے لائق بنانا ہے جیسے سونے کا میل کچیل اُتارنے کے لئے آگ میں ڈال کر اسے کندن بنایا جاتا ہے، پھر اس کا زیور بنا کر عورت کے گلے، چہرے، ہاتھ، کان وغیرہ میں پہننے کے لائق بنایا جاتا ہے ورنہ کچا سونا جس پر میل کچیل موجود ہو، اسے آگ کی بھٹی میں ڈالے بنا زیور بنا کر عورت بھی اپنی زیب و زینت بنانے پر آمادہ نہیں ہوتی۔

حکایت: دو بھائی تھے، ایک متقی و پرہیز گار جبکہ دوسرا فاسق و بدکار......جب فاسق کی موت کا وقت آیا تو متقی بھائی نے کہا کہ دیکھا! تجھے میں نے بہت سمجھایا مگر تو اپنے فسق و فجور سے باز نہیں آیا۔ اب بول تیرا کیا حال ہوگا؟ اس نے جواب دیا کہ اگر کل بروزِ قیامت میرا رب میرا فیصلہ میری ماں کے سپرد فرمادے تو بتا میری ماں مجھے کہاں بھیجنا پسند کرے گی...... جنت میں یا دوزخ میں؟ پرہیز گار بھائی نے کہا بے شک ماں جنت میں ہی بھیجے گی۔ گناہ گار

نے جواب دیا کہ میرا رب میری ماں سے زیادہ مہربان ہے۔ یہ کہہ کر وہ انتقال کر گیا۔ پرہیزگار بھائی نے خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت خوشحال ہے۔ مغفرت کی وجہ پوچھی تو کہا کہ اللہ نے مرتے وقت میرے اُنہیں کلمات کے سبب میرے تمام گناہ بخش دیئے۔ سبحان اللہ......(تفسیر نعیمی جلد ۱ صفحہ ۳۳)

اس کے باوجود سچ یہ ہے کہ: وما قدروا اللّٰہ حقّ قدرہٖ (سورہ حج آیت ۷٤) اور لوگوں نے اللہ کی قدر و منزلت نہ پہچانی۔

حضرت سیّدنا نظام الدّین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من اشتاق الی اللّٰہ اشتاق الیہ کل شئی یعنی جو شخص خدا کا مشتاق ہوتا ہے، ہر چیز اُس کی مشتاق ہوا کرتی ہے۔ فرماتے ہیں بندے کو چاہئے کہ ہر وقت اللہ رب العزت سے اُس کی محبت مانگے اور ذیل کی دعاء بکثرت پڑھنی چاہئے جو حدیث شریف سے ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ اِلٰی حُبِکَّ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت طلب کرتا ہوں اور اس کی بھی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لئے میری جان، میرے اہل وعیال و مال ومنال اور ٹھنڈا پانی پیاسے کے لئے، سے بھی زیادہ محبوب بنادے (یعنی جس طرح پیاسا ٹھنڈے پانی کو محبوب رکھتا ہے، میں اس سے زیادہ تیری محبت کو محبوب رکھوں)

(سیر الاولیاء صفحہ ٦٢٤، ریاض الصالحین ۲۳۳)

حضرت سیّدنا نظام الدّین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرمِ محترم حضرت سیّدۃ صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن آپ علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگیں کہ مجھے آپ علیہ السلام کے جمالِ مبارک دیکھنے کی آرزو ہے۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اسے نہ دیکھ سکو گی۔ جس قدر آپ علیہ السلام انکار فرماتے رہے، بی بی صفورا رضی اللہ عنہا اصرار کرتی رہیں۔ آپ علیہ السلام نے بالآخر چہرۂ انور سے نقاب الٹ دیا۔ جونہی حضرت صفورا رضی اللہ عنہا کی نظر اس جمالِ جہاں پر پڑی، نابینا ہوگئیں، آپ علیہ السلام نے تین مرتبہ اور بقولِ بعض ستر مرتبہ نقاب اُٹھایا۔ جوں جوں آپ علیہ السلام نقاب اُٹھاتے جاتے، حضرت صفورا رضی اللہ عنہا نابینا ہوتی جارہی تھیں لیکن اس اصرار سے باز نہیں آتیں تھیں۔ آخر کار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعاء سے انہوں نے دوبارہ بینائی پائی اور اس وقت ہاتف سے آواز آئی کہ "اے موسیٰ علیہ السلام! تمہیں حائضہ سے محبت کا سبق پڑھنا چاہیئے کہ اتنی مرتبہ نابینا ہوئیں اور پھر بھی جذبۂ دیدار کی تمنا کرتی رہیں اور تو ایک دفعہ چیخ پڑا اور مضطربانہ کہہ اُٹھا "انی تبت الیک" یعنی میں نے توبہ کی تیری طرف"۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس ندا سے سخت حیرت ہوئی۔

(سیر الاولیاء صفحہ ۶۵۳)

حکایت: شیخ الاسلام، حضرت علی الموفق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں گیا ہوں۔ چلتے چلتے جب دُور نکل گیا تو ایک مقام پر پہنچا۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص عرش کے پردوں کو کھولے ہوئے ربّ ذوالجلال کے دیدار میں مستغرق ہے اور پلک تک نہیں جھپکاتا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ کہا گیا کہ حضرت

خواجہ معروف کرخی ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت دوزخ کے خوف سے نہیں، جنت کی طمع میں نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور شوقِ دیدار کے لئے کی ہے اور اللہ رب العزت نے اسی عبادت کے صلے میں اِنہیں اپنا دیدار مباح فرمادیا ہے اور وہ اسی طرح قیامت تک اس دولت سے محظوظ ہوتے رہیں گے۔ والحمد لله رب العالمین

(سیر الاولیاء صفحہ ٦٥٢)

بشائر اور خیرات

بشائر "بشارۃ" کی جمع ہے یعنی خوشخبری جبکہ خیرات "خیرۃ" کی جمع ہے یعنی بہت نیکی و بھلائی والی چیز۔ گویا بشائر الخیرات کا معنیٰ ہوا ایسی بھلائی والی کتاب جس کے پڑھنے والے کو بہت خوشخبریاں ملیں گی یا پھر ایسی کتاب جو نیکیوں کی خوشخبری دینے والی ہے۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اس کتاب میں قرآن شریف کے تیس پاروں کی نسبت سے تیس بار دُرود شریف کا نذرانہ پیش فرمایا ہے اور تیس بشارتیں ذکر فرمائیں۔ پہلی بشارت مؤمنین کے لئے، دوسری بشارت ذاکرین کے لئے اسی طرح عاملین، خاشعین، صابرین، زاہدین، متقین وغیرہم یعنی تیس صفات کے حامل لوگوں کی خوشخبریاں ذکر فرمائیں یعنی ذکر کرنے والوں کے لئے کیا کیا انعامات ہیں۔ صبر کرنے والوں کی کیا شان ہے، متقی کا کیا مقام ہے وغیرہ وغیرہ۔ مجھ حقیر خطا کار نے ان تیس بشارتوں کی شرح تحریر کی، جو کئی صفحات پر مشتمل ہے۔ ارادہ یہی تھا کہ ان تمام کی شرح اس کتاب میں ذکر ہوں مگر کتاب پر اخراجات بہت آرہے تھے، جس کے باعث کتاب شائع نہ ہوسکی لہٰذا ان شروحات کو حذف کر کے کتاب کو مختصر کر دیا گیا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بعد میں اگر کوئی ذریعہ بنا تو اس شرح کو مکمل کتابی شکل میں پیش کیا جائے گا۔

اھم نکتہ: بشائرُالخیرات میں ہر بشارت کے ساتھ جو دُرودِ پاک کا صیغہ استعمال ہوا ہے، وہ یہ ہے "اللّٰھم صل وسلم علیٰ سیّدنا محمد البشیر المبشر" اے اللہ! ہمارے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ پر دُرود وسلام بھیج جو بشارت وخوشخبری دینے والے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسولِ پاک ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مطلق نائبِ اعظم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو جو خوشخبری جن جن لوگوں کو عطاء فرمائیں، اپنے پیارے محبوب ﷺ کے واسطے و ذریعے ہی عطاء فرمائیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کا لقب "بشیر" اور "مبشر" بھی ہے یعنی بشارت وخوشخبری دینے والے۔ چونکہ ہر خوشخبری اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب ﷺ نے بتائی، اسی وجہ سے سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اسی لقب بشیر ومبشر کے ساتھ سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں دُرود شریف کا نذرانہ پیش فرمایا۔

مؤمنین کے لئے بشارت:

سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے پہلا دُرود پاک اس طرح ذکر فرمایا جس میں مؤمنین کو خوشخبری دی گئی ہے اور اس کے تحت قرآنِ پاک کی دو آیاتِ بیّنات کا حصہ ذکر فرمایا۔ پہلا "بشّر المؤمنین" (سورۂ احزاب) اے محبوب ﷺ! مؤمنوں کو خوشخبری دیجئے۔ کیا خوشخبری؟ دوسری جگہ ارشاد ہے "انّ اللّٰہ لا یضیع اجر المؤمنین" (سورۂ آلِ عمران) بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔

سرکار محبوبِ سبحانی حضرت غوث اعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اس مقدس کتاب اور دُرود شریف کے صیغے کو قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے شروع فرمایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کتاب اور دُرود شریف کو پڑھنے والا یہ نہ سمجھے کہ میرا یہ پڑھنا ضائع ورائیگاں جائے گا بلکہ اس کے پڑھنے پر ان شاء اللہ ضرور بالضرور اسے اجر وثواب عطاء فرمایا جائے گا

جیسا کہ خود قرآن کریم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت مسلمان کے کسی بھی عمل کو ضائع نہیں فرماتا ۔اس لئے کہ یہ بات تو بہت ہی واضح ہے کہ کوئی بھی عمل نیک نیتی سے کیا جائے تو وہ ضائع نہیں جاتا اگر چہ ذرہ برابر کیا جائے۔ارشاد ہوا **فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ۔** چنانچہ پڑھنے والا جب اس قرآنی دُرود شریف کے وظیفے کو پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہر دُرود شریف کے صیغے کے بعد قرآنِ کریم کی آیت پڑھتا ہے تو ایک مبارک عمل بن جاتا ہے اور چونکہ مؤمن کا کوئی عمل ضائع نہیں جاتا، اس لئے اللہ رب العزت اس کے پڑھنے والے کو اجر وثواب عطاء فرمائے گا۔

اسی وجہ سے سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اس مبارک وظیفہ کو اسی آیت کی بشارت سے شروع فرمایا جس میں مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے اللہ رب العزت کی جانب سے یہ بشارت عطاء فرمائی کہ اے مؤمنو! کوئی بھی نیک عمل کرو اگر چہ ذرہ برابر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کو ضائع نہیں فرماتا۔

عمل ضائع نہیں جاتا:

ایک شخص تھا، اس کے انتقال کے بعد خواب میں پوچھا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا جب میرے اعمال وزن کئے گئے تو نیکیوں کا پلڑا ہلکا رہا۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت ایک فرشتے نے ایک مٹھی خاک اس میں ڈال دی۔ اچانک نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا۔ میں نے پوچھا یہ مٹھی بھر خاک کیسی تھی؟ کہا گیا یہ وہ خاک تھی جسے تو نے مسلمان کی قبر پر ڈالا تھا۔(سیر الاولیاء صفحہ ۵۴۹)

حکایت: حضرت سیّدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوحفص عمر بن سالم رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ توبہ سے قبل وہ کسی لڑکی کے عشق میں گرفتار

ہو گئے۔ وہ لڑکی آپ کی جانب متوجہ نہیں ہوتی تھی۔ آپ نے اپنے دوستوں کے مشورے سے نیشاپور کے ایک یہودی عامل سے اس بارے میں بات کی۔

یہودی نے کہا "چالیس دن تک نماز اور دعاء ترک کر دیں، نیکی کا کوئی بھی کام نہ کریں اور نہ ہی نیکی کی نیت کریں۔ جب چالیس دن گزر جائیں تو میرے پاس آئیں۔ میں ایسا انتظام کروں گا کہ محبوب آپ کے قدموں میں ہوگا"۔ ابوحفص نے یہودی کی ہدایات پر عمل کیا اور چالیس دن بعد اس کے پاس گئے۔ اس نے حسبِ وعدہ کچھ طلسم تعویذ وغیرہ کئے لیکن یہودی کے طلسم و تعویذ نے کچھ اثر نہ کیا۔

آپ دوبارہ اُس یہودی کے پاس گئے اور شکوہ کیا کہ کام نہیں ہوا۔ یہودی نے کہا " لگتا ہے کہ آپ نے ان چالیس دنوں میں کوئی نہ کوئی نیکی کا کام ضرور کیا ہے"۔

ابوحفص نے فرمایا کہ مجھے کسی بھی ایسے نیکی والے عمل کا علم نہیں جو میں نے کیا ہو۔ ہاں البتہ ایک روز راستے میں ایک چھوٹا سا پتھر پڑا دیکھا تھا جسے میں نے ہٹا دیا تا کہ کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔

یہودی نے کہا "ابوحفص! تم اس عشق سے باز آ جاؤ اور اپنے رب کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو۔ ایسا رب کہ تم چالیس روز اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتے رہے مگر اس نے تمہاری ذرا سی نیکی کو ضائع نہیں ہونے دیا"۔ یہ سن کر ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی اور یہودی بھی آپ کی توبہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ (کشف المحجوب صفحہ ۲۰۸) پھر بشائر الخیرات پڑھنا کیسے ضائع جا سکتا ہے؟

حق فرمایا ربِّ ذوالجلال نے "ان اللّٰہ لا یضیع اجر المؤمنین " بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔

دُرود پاک پڑھنے والوں کو خوشخبری

چونکہ یہ کتاب حقیقتاً دُرودِ پاک کا ہی وظیفہ ہے، اسی مناسبت سے سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کتاب میں دُرودِ پاک کے صیغے کے ساتھ ان آیات کا بھی انتخاب فرمایا، جس میں اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب ترین رسول ﷺ پر دُرود و سلام بھیجنے کا حکم مرحمت فرمایا، نیز یہ بھی کہ دُرودِ پاک پڑھنے والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے کیا کیا نورانی رحمتیں اور برکتیں عطاء ہوتی ہیں۔

سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اس مقام پر دُرودِ پاک کو یوں ذکر فرمایا:

"اللّٰھم صل وسلم علیٰ سیّدنا محمد البشیر المبشر للمصلین"

اے اللہ! ہمارے سردار حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر دُرود و سلام بھیج جو دُرود شریف بھیجنے والوں کو خوشخبری و بشارت دینے والے ہیں۔

اور وہ خوشخبری یہ ہے کہ تم جو دُرود پڑھتے ہو، وہ ایسا مبارک عمل ہے کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی دُرود بھیجتے ہیں۔"بما قال اللّٰہ العظیم" جیسا کہ عظمت والے رب کا ارشاد ہے"انّ اللّٰہ و ملائکتہ یصلون علی النبی "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) پر۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتنا مبارک وظیفہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا حضور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ یعنی دُرود و سلام بھیجنے کا کیا مطلب ہے؟ اگرچہ علماء و مفسرین نے اس کے کئی معانی و مطالب بیان فرمائے

ہیں لیکن مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روح البیان میں لکھتے ہیں کہ "ہم اس کے معانی ومطالب سے بالکل بے خبر ہیں، اس کی شان صرف وہی جانتا ہے اور امّت کو تو بس دُرود شریف پڑھنے کا حکم ہے اور یہ جو ہم بھی دُرود شریف پڑھتے ہیں، اس کی حقیقت بھی ہمیں نہیں معلوم کہ اس میں کیا چیز پوشیدہ ہے اور یہ دُرود ہے کیا چیز؟ اسی لئے امّت دُرود شریف بھیج ہی نہیں سکتی بلکہ اللہ رب العزت سے دُرود وسلام نازل کرنے کی دعاء ہی کرسکتی ہے"۔

نکتہ: غور کیا جائے کہ دُرود شریف کے صیغے اس طرح شروع ہوتے ہیں جیسے اللّٰھم صل علیٰ......اے اللہ! ان پر دُرود نازل فرما، صلی اللہ علیہ......اے اللہ! ان پر دُرود نازل فرما، یارب صل وسلم علیٰ......اے رب ان پر دُرود وسلام نازل فرما۔

دیکھئے! اُمّت تو دُرود شریف بھیجنے کی صرف دُعاء ہی کر رہی ہے کہ اے اللہ! تو ہی اپنے محبوبِ اعظم ﷺ پر دُرود نازل فرما۔ وجہ یہی ہے کہ اس کی حقیقت سے ہم نا آشنا ہیں، رب تعالیٰ ہی دُرود بھیج سکتا ہے۔ ہمارا کام صرف دُرود نازل کرنے کی دعاء کرنی ہے اسلئے کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر دُرود وسلام بھیجنے کے اہل ہی نہیں (کہ اس کی حقیقت ہمیں معلوم ہی نہیں) اسی لئے ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ! تو ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح (یا ایسا دُرود) نازل فرما جیسا اُن کے شایانِ شان ہے۔ اس معنی پر اللہ کریم ہماری دعاء قبول فرما کر خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر تحفۂ صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے۔

سلام من الرحمٰن نَحْوَ جَنابِہٖ   لانّ سلامی لایلیق ببابہٖ

ترجمہ: اللہ رحمٰن جل جلالہٗ اپنی بارگاہ سے اُس بارگاہ میں دُرود وسلام بھیجے، کیونکہ ہمارا سلام پڑھنا تو اُن کی شان کے لائق نہیں۔(روح البیان)

اللّٰہ لَا شریک لہٗ کا دُرود میں شریک ہونا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبیّنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہی بار ملائکہ سے سجدہ کرا کے اُن کی عزت افزائی فرمائی لیکن اپنے محبوبِ اعظم ﷺ کی صلوٰۃ کے تحفے سے جو عزت بڑھائی، وہ اس سے بڑھ کر ہے کہ سجودِ ملائکہ میں رب خود شامل نہ تھا لیکن صلوٰۃ میں جہاں ملائکہ اور اہل ایمان کو صلوٰۃ کا حکم فرمایا تو اپنے لئے بھی صلوٰۃ کی خبر دی کہ میں اس ذات پر دُرود بھیجتا ہوں اور نہ صرف ایسا ایک بار ہوا ہے بلکہ تا قیامت رب العالمین وملائکہ کا دُرود جاری وساری رہے گا۔

حضرت سیّدنا سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ ایک ایسی عبادت ہے، جس کی نظیر نہیں ملتی کہ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنی شمولیت کا اعلان فرمایا ہے"۔

یصلی علیہ اللّٰہ جل جلالہٗ   بھذا بدا للعالمین کمالہٗ

ترجمہ: اللہ جلّ جلالہٗ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے، اس سے جہاں کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے کمال والے ہیں۔

عقل دُور اندیش میداند کہ تشریفی چنیں

ہیچ دین پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت

ترجمہ: دُور اندیش عقل کو معلوم ہے کہ ایسی شرافت وعزت کسی دین پرور اور کسی نبی پیغمبر کو عطاء نہ ہوئی۔

اُمّت کو دُرود کا حکم کیوں؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہلِ ایمان بشمول جنّ وانس سب کو دُرود وسلام کا حکم اس لئے فرمایا کہ اہلِ ایمان آپ ﷺ پر دُرود وسلام بھیجنے کے محتاج ہیں۔ اس لئے کہ رسول کریم نے ہی اہلِ ایمان کو دعوتِ حق پہنچائی (اور آج تک وہ دعوتِ حق جاری ہے، ہمارے آباء و اجداد تک پہنچی اور اُن سے ہم تک پہنچی اور قیامت تک پہنچتی رہے گی) لہٰذا اس کا حق ادا کرنا ضروری ہے اور اس کی ادائیگی دُرود وسلام سے ہی ممکن ہے۔

نیز حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود وسلام بھیجنے میں اشارہ ہے کہ اہلِ ایمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ انہیں سب سے اعلیٰ واولیٰ افضل نبی ﷺ کا اُمّتی بنایا گیا اور حضور ﷺ کے صدقہ وطفیل ہی بہترین اُمّت کا خطاب نصیب ہوا، لہٰذا ان پر دُرود وسلام پیش کیا جائے۔

نیز دُرود وسلام سے اہلِ ایمان کی حقِ شفاعت کی ادائیگی بھی ہوتی ہے اس لئے کہ دُرود شریف گویا شفاعت کا ثمن (قیمت) ہے اب دنیا میں جب ثمن و قیمت ادا کریں گے تو کل قیامت میں اس کا ثمر (پھل) حاصل کریں گے۔

فضائلِ دُرود شریف:

حضرت سیّدنا امام جلال الدّین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صلوٰۃ بر تو آرم فزودہ باد قربت

چہ بقرب کل بگرود ہمہ جزؤھا مقرب

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! آپ ﷺ پر دُرود پیش کرتا ہوں تا کہ اس سے قرب نصیب ہو، اس لئے کہ آپ ﷺ کے قرب سے ہر جزوکُل اور مقرب بن جاتا ہے۔

غرضیکہ آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں دُرود وسلام پیش کرنے والا اگر چھوٹا ہے تو بڑا اور اگر جزء ہے تو کُل بن جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت وقربت نصیب ہوجاتی ہے۔ ولیٔ کامل سیّدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " کوئی بھی شخص اس وقت تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کرسکتا جب تک اسے سرکارِ دوعالم ﷺ کی معرفت حاصل نہ ہو"۔

شیخ احمد بن مبارک المالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ کی جس قدر معرفت (دنیا میں) نصیب ہوگی، وہ قیامت میں حضور علیہ السلام کے اسی قدر زیادہ نزدیک ہوگا۔" (الابریز)

حدیث شریف: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر سب سے زیادہ دُرود شریف پڑھنے والا میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا"۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: "جو شخص جب تک دُرود شریف پڑھتا ہے، فرشتے اُس پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں (یعنی اس کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں) اب یہ

بندے کے ذوق وشوق پر منحصر ہے کہ وہ تھوڑا پڑھے یا زیادہ"۔(الحدیث)

اور جمعہ کے دن کا خصوصی تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: "جمعہ کے دِن مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرود پڑھا کرو"۔(الحدیث)

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "جو شخص جمعہ کے دِن مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ دُرود پاک پڑھتا ہے، اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ (اگر ہوں تو) معاف کردیئے جائیں گے"۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر دُرود شریف اور سلام پڑھنے والے کے لئے پل صراط پر نور ہوگا اور جو شخص پل صراط پر نور والا ہوگا، وہ دوزخی نہ ہوگا"۔(الحدیث)

بشارت عظمیٰ: دُرودِ پاک کی مستند کتاب "دلائل الخیرات" شریف میں ایک روایت ہے رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ (یارسول اللہ ﷺ!) جو آپ ﷺ پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں اور آپ ﷺ کے سامنے موجود نہیں یا آپ ﷺ (کی حیاتِ ظاہری) کے بعد آئیں گے، آپ ﷺ اُنہیں جانتے ہیں؟ اُن کی حیثیت آپ ﷺ کے نزدیک کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھ سے محبت کرنے والوں کا دُرود میں خود سنتا ہوں اور اُنہیں پہچانتا بھی ہوں اور دوسروں کے دُرود (فرشتوں کے ذریعہ) میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں"۔

حکایت: حضرت سیّدنا ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

ارشاد فرمایا کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا"۔ دیکھنے والے نے دوبارہ سوال کیا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ فرمایا: "جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ رب العزت نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو۔ چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میری صغیرہ وکبیرہ غلطیاں، لغزشیں سب گن کر دربارِ الٰہی میں پیش کر دیں۔ فرمانِ الٰہی جاری ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے محبوبِ اعظم ﷺ پر جتنا دُرود پاک پڑھا ہے، وہ بھی شمار کرو! جب فرشتوں نے دُرودِ پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا۔ اس پر اللہ غفورٌ رحیم نے ارشاد فرمایا: اے فرشتو! میں نے اس کا حساب معاف فرما دیا ہے، لہٰذا اسے بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل کر دو!" (القول البدیع)

حضور سیّدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں دُرود پاک پڑھنے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ اس کی وجہ سے آقائے دوعالم ﷺ کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ یہ حکم تو اللہ تعالیٰ نے خالصتاً ہمارے فائدے کے لئے دیا ہے اور اگر کوئی اس نیت کے ساتھ (کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمارے دُرود پڑھنے سے فائدہ ملتا ہے) دُرود شریف پڑھتا ہے تو اس شخص کو کبھی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا قرب نصیب نہ ہوگا......" اس لئے دُرود شریف پڑھنے والے کو چاہئے کہ اس باطل سوچ سے بچے اور اس کو چاہئے کہ حضور پرنور ﷺ کی عظمتِ شان کا خیال ملحوظ رکھتے ہوئے ہدیۂ دُرود وسلام پیش کرے تاکہ اس کے انوار سے فیضیاب ہو سکے۔

البتہ کوئی شخص کسی ذاتی مقصد کے حصول کے لئے دُرود شریف پڑھتا ہے تو ایسا

شخص حقیقت میں محجوب اور پردہ میں ہے اور اس کے اجر وثواب میں کمی آجاتی ہے۔ اسی طرح کوئی دُرود شریف پڑھتے ہوئے یہ نیت کرے کہ اس سے حضور سرورِ کائنات ﷺ کو کوئی فائدہ ہوگا تو ایسا دُرود بارگاہِ رب العزت میں قبول ہی نہیں ہوگا۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ دو اشخاص بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہدیۂ دُرود پیش کرتے ہیں، ان میں سے ایک کو زیادہ اجر وثواب عطاء فرمایا جاتا ہے اور دوسرا کم اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس شخص کو کم اجر وثواب عطاء فرمایا گیا، اُس نے اپنے خیالات کی شورش میں بہتے ہوئے غفلت کے ساتھ دُرود بھیجا اور نتیجتاً اسے کم اجر وثواب ملا، اس کے برعکس دوسرے نے پوری محبت واخلاص کے ساتھ دُرود شریف پڑھا، لہٰذا اسے زیادہ اجر وثواب عطاء کیا گیا۔ (الابریز)

حکایت: تفسیر روح البیان میں ہے کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے کو اس کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ اسے عذاب ہو رہا ہے۔ وہ سخت غمگین ہوئی، پھر دیکھا کہ اس کے بیٹے کو نور ورحمت سے نوازا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ پوچھی تو بیٹے نے کہا کہ قبرستان سے کوئی شخص گزرا ہے، جس نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود پاک پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخشا ہے۔ اسی دُرودِ پاک سے مجھے بھی حصہ ملا اور یہ اسی کی برکت ہے جو تو نے دیکھ لی۔

افضل عمل: اُمّی ولی حضرت سیّدنا عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "بلاشبہ دُرود شریف پڑھنا افضل عمل ہے، جنت کے اطراف میں موجود فرشتوں کا وظیفہ بھی یہی ہے۔ جب وہ فرشتے دُرود پاک پڑھتے ہیں، تو دُرود پاک کی برکت سے جنت پھیل جاتی ہے اور

فرشتے مسلسل دُرود شریف پڑھتے ہی رہتے ہیں، اس لئے اس کے درجات میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے"۔

سیّدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ دُرود شریف پڑھنے کی وجہ سے جنت میں وسعت پیدا ہوتی ہے لیکن دیگر اذکار پڑھنے سے ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا: "اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی اصل نورِ محمدی ﷺ ہے۔ اس لئے جنت اس نور کی اسی طرح مشتاق ہوتی ہے جیسے کوئی بچہ اپنے والدین کا مشتاق ہوتا ہے۔ جنت اسی لئے آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک سن کر اس کی جانب لپکتی ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ ہی سے فیض حاصل کرتی ہے"۔(الابریز)

باوجود نیک ہونے کے دُرود شریف پڑھنا ضروری:

حکایت: معارج النبوۃ میں ہے ایک شخص باوجود نیک، پرہیزگار اور پابندِ نماز و روزہ ہونے کے دُرود پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا۔ ایک رات وہ شخص خواب میں حضور سیّد عالم ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضور پرنور ﷺ نے اس کی جانب کوئی توجہ نہ فرمائی۔ وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہِ کونین، شاہِ دو عالم ﷺ کے سامنے آتا اور سرکار دو عالم ﷺ اس سے اعراض فرماتے۔

آخر اُس نے گھبرا کر عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ مجھ سے ناراض ہیں"؟ فرمایا" نہیں!" عرض کی "تو حضور ﷺ مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرما رہے"؟ فرمایا "میں تجھے پہچانتا ہی نہیں"۔ عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کی اُمت کا ہی ایک فرد ہوں اور

میں نے علماءِ کرام سے سنا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ اپنی اُمّت کو بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں"۔ فرمایا "ایسا ہی ہے مگر تم مجھے دُرود و سلام کا نذرانہ نہیں بھیجتے، میری نظر عنایت اور شفقت ہر اس اُمّتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے"۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے دُرودِ پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر خواب میں زیارتِ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت خوش ہیں اور فرماتے ہیں "اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن دُرودِ پاک نہ چھوڑنا"۔ (آبِ کوثر)

قارئین کرام!

بشائر الخیرات کی مختصر شرح آپ نے پڑھی، گزارش ہے کہ درود ''بشائر الخیرات'' کو روز کا معمول بنائیں اور کبھی کبھار اس کی شرح بھی پڑھا کریں تا کہ ذوق وشوق برقرار رہے۔

☆☆☆☆





برکات القدمین

علیٰ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

المعروف

شبِ معراج اور روحِ غوث پاک رضی اللہ عنہ



مؤلف

علامہ محمد ذوالقرنین اصغر القادری

مہتمم جامعہ اصغریہ قادریہ، اسکیم 33 کراچی



ناشر

جامعہ اصغریہ قادریہ، اسکیم 33 کراچی

قارئین کرام!

اس رسالہ میں ایک عظیم روحانی کرامت کا بیان ہے، جس کا تعلق تمام ولیوں کے سردار پیرانِ پیر، حضرت غوثِ اعظم دستگیر شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہے اور وہ کرامت یہ ہے کہ جس رات رسولِ اکرم ﷺ کو معراج شریف ہوئی، اُس رات حضور پیرانِ پیر غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی روحِ مبارک بھی حاضر ہوئی، جس پر سرکارِ دو عالم ﷺ اپنا قدم مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے......!

خبردار......! کوئی اپنی ناقص عقل کی بناء پر دِل میں کسی وسوسے کو لانے سے پہلے اس رسالے کو از اوّل تا آخر بغور پڑھے۔ انشاء اللہ اُس کا سینہ روشن ہوجائے گا اور اس کی حقیقت بھی واضح ہوجائے گی اور کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی ارواح کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے نکال کر اُن سے اپنے رب ہونے کا عہد لیا جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۂ اعراف آیت نمبر ۱۷۲-۱۷۳ میں موجود ہے۔ تو معراج کی رات سرکارِ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روحِ مبارک کو حاضر کرنے میں کیا امر مانع تھا؟ کیونکہ ان اللّٰہ علیٰ کل شئیءٍ قدیر بے شک اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے۔

اظہارِ تشکر: میں اپنے استادِ محترم حضرت قبلہ علامہ سیّد نثار احمد شاہ قادری دامت برکاتہم العالیہ اور اپنے شفیق دوست حضرت علامہ محمد افضل امجدی زید مجدہٗ کا ممنون ومشکور ہوں کہ انہوں نے اس مبارک رسالے پر اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔

ذوالقرنین

تقریظ لطیف

صوفی باصفا خلیفہ حضور تاج الشریعہ والملۃ، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

سید نثار احمد شاہ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (امام وخطیب ومدرس جامعہ امجدیہ، کراچی)

الحمدللہ الحی القیوم القدیر المقتدر القادر والصلوٰۃ والسلام علیٰ النبی الاول الآخر الباطن الظاهر وعلیٰ اٰلہٖ المطاهر واصحابه المظاهر وابنه الكريم الغوث الاعظم الافخم الهمام السيد الشيخ عبدالقادر .

رب کریم نے ارشاد فرمایا: وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۔ (الاحزاب ۷) اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ وعیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے: وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۔ (اٰل عمران ۸۱) اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (کنزالایمان)

اورفرماتا ہے:وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ o اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔(الاعراف ۱۷۲،۱۷۳)اوراے محبوب یادکرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اورانہیں خودان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارارب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ، کہ کہیں قیامت کے دن کہوکہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی یا کہوکہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادانے کیااورہم ان کے بعد بچے ہوئے تو کیاتو ہمیں اس پر ہلاک فرمائیگا جواہل باطل نے کیا۔(کنزالایمان)

سورۂ احزاب وال عمران واعراف کی آیات متذکرہ بالا سے نہ صرف انبیاء واولیاء بلکہ جمیع صالحین نیز جملہ اولادِ آدم کا اپنی ولادت ووجودِ دنیوی سے قبل بقاعدہ اذا ثبت الشی ثبت بجمیع لوازمه ، اپنے جملہ لوازماتِ وجود کے ساتھ موجودومشہود ہونا ثابت ہوااور جملہ صالحین بنوآدم میں حضرت غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں ۔لہٰذا نتیجتاً ثابت ہوا کہ وہ بھی اپنی ولادت ووجودِ دنیوی سے قبل اپنے جملہ لوازماتِ وجود کے ساتھ موجودومشہود تھے، جب تھے تو بموقع معراج ان کا حاضر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونا ممکن اوررب قدیر ہر ممکن پر قادر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o اب رہا اس ممکن کا وقوع تو یہ مولانا المکرّم فاضل جلیل حضرت علامہ مولوی ذوالقرنین قادری سلمہ تعالیٰ کے زیرنظر رسالہ مبارکہ میں مع ادلۂ عقلیہ ونقلیہ ملاحظہ فرمائیں جوسراسر فیض ہے امام اہل سنت، مجدددین وملت، سیدناالشیخ اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

نیز رسالہ مبارکہ مذکورہ کے ساتھ ضمیمہ مبارکہ بھی دیکھا جوسرکارِ غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے سلسلہ نسب کا منفرد و شاندار بیان ہے۔ خداوند قدوس اسے مقبول بارگاہ فرما کر نافع ناس من العوام والخواص بنائے اور فاضل مرتب کو صاحب فرمان قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه کے قدمِ میمنت لزوم سے حظ عظیم نصیب فرمائے۔ آمین آمین آمین بجاه قدم النبی الذی فازبه کل ولی وعلی علیه وعلی اٰله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین صلوٰة اللّٰه تعالیٰ وسلامه کل آن وحین.

فقیر نثار احمد قادری

کلمات برکات

عالم نبیل، مدرس جلیل، محقق و مدقق، معظم و مکرم ابوالبرکات حضرت

علامہ محمد افضل امجدی ضیائی دام ظلہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد جد سیدنا الغوث الاعظم الجیلانی وعلی آلہ وصحابتہ الکرام اجمعین

ا......سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک بہت ہی زیادہ گنہ گار شخص تھا لیکن اس کے دل میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت جلوہ گر تھی۔ انتقال کے بعد ان کی تدفین ہوئی قبر میں منکر نکیر کے ہر سوال پر اس نے عبدالقادر رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے جواب دیا۔ اس پر اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ سے حکم آیا ''ان ھذا العبد من الفاسقین لکنہ فی محبۃ محبوبی السید عبدالقادر من الصادقین ''اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوب سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ جو کہ سچوں میں سے ہیں سے محبت ہے۔'' فلاجلہ غفرت لہ ووسعتہ قبرہ بمحبتہ وحسن اعتقادہ فیہ ''تو اس کی محبت عبدالقادر اور ان کے متعلق حسن اعتقاد کی وجہ سے میں نے اس کی بخشش فرمادی اور اس کی قبر کو کشادہ کر دیا۔

(تفریح الخاطر ص ۲۳، مصر)

خیال رہے کے دیو بندیوں کے اشرفعلی تھانوی نے اس واقعہ کو ذکر کیا اور اس مرنے والے آدمی کے متعلق لکھا کہ وہ دھوبی تھا۔ نیز یہ بھی لکھا کہ یہ واقعہ میں نے مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی سے خود سنا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(افاضات یومیہ ۲/۱۹، ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

۲......محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ نے شیخ علی بن المسمیٰ سے نقل فرمایا کہ "لا مرید الشیخ اسعد من مرید الغوث "یعنی سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مرید سے بڑھ کر خوش بخت کسی شیخ کا مرید نہیں ہے۔(تفریح الخاطر ص ۴۴)

۳......عاشق رسول علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "غوث پاک سلطان الاولیاء، امام الاصفیاء، ولایت کے پختہ ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔آپ ان کامل اولیاء کرام میں سے ہیں کہ جن کی ولایت پر امت محمدیہ کے علماء وغیرہ کا اتفاق ہے "وکرامتہ رضی اللہ عنہ کثیرة جدا قد ثبتت بالتواتر "اورآپ کی کرامات اس قدر ہیں کہ حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔(جامع کرامات اولیاء۲/ ۱۶۶، ۱۶۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

۴......حضور سیدی خواجہ نظام الدین اولیا رضی اللہ عنہ کے ملفوظات فوائدالفواد کی پہلی مجلس میں ہے کہ: "ایک شخص نے خانقاہ مبارک حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میں داخل ہوتے وقت دیکھا کہ دروازۂ خانقاہ پر ایک شخص دست و پا شکستہ پڑا ہوا ہے۔جب یہ خدمت شیخ (غوث اعظم) میں پہنچا اس دست و پا شکستہ کی بابت بھی دریافت کیا اور اس کا حال بیان کر کے دعا کے واسطے درخواست کی۔شیخ (سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ خاموش رہو۔اس نے بے ادبی کی ہے، اس آنے والے نے دریافت کیا کہ اس دست و پا شکستہ سے کیا بے ادبی ہوئی۔انہوں (سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا کہ یہ شخص منجملہ چالیس ابدالوں میں سے ایک ابدال ہے۔کل اپنے دو یاروں (ساتھی ابدالوں) کے ساتھ ہوا میں اڑتے ہوئے اس خانقاہ کے اوپر آئے۔ایک نے از راہِ ادب داھنی جانب کنارہ کیا اور خانقاہ کو اپنی داھنی جانب چھوڑ کر اڑتا چلا گیا۔دوسرے نے بھی اس کی تقلید کی اور بائیں جانب چلا گیا۔اس شخص نے بے ادبی سے سیدھا جانا چاہا جب ہوا میں اس خانقاہ کے مقابل آیا گر

پڑا ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔ (فوائد الفواد مترجم، پہلی مجلس ص ۵۹ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی)

۵......حضور سیدی سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ کے سامنے "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰہ" کا ذکر ہوا تو آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ قول حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ہم عصر اولیاء کرام کے حق میں ہوگا اور اولیاء متقدمین و متاخرین اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اس خطرہ کے دل میں آتے ہی ان کی ولایت سلب ہوگئی اور سارا جسم شل ہو کر پتھر بن گیا۔ اپنے قصور کی معافی طلب کی۔ سیدنا غوث اعظم کے ننانوے اسمائے گرامی تصنیف کیے ان کا دائمی ورد اختیار کیا۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اور خواجہ نظام الدین اولیا رضی اللہ عنہما نے عالم باطن میں حضرت غوث اعظم کی خدمت میں سفارشی معروضہ پیش کیا تو پھر مقام رفتہ بحال ہوا اور مزید نوازشات ہوئیں۔ (افضلیت غوث اعظم ص ۱۷ ادارالفیض گنج بخش، لاہور)

۶......سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مشہور کرامت کو جس میں آپ نے بارہ سال بعد ایک غرقاب کشتی کو بارات سمیت نکالا تھا۔ دیوان حضوری میں حضرت سیدی شاہ غلام محی الدین نقشبندی قصوری علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۷۰ھ نے فارسی نظم میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ الحدیث فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمہ نے اسی کرامت کو عنوان بنا کر ایک رسالہ لکھا ہے بنام "بڑھیا کا بیڑا"

۷......سیدی شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ شرح فتوح الغیب شریف، ص ۲ مطبوعہ نولکشور میں فرماتے ہیں کہ میرا اعتماد ایک صاحب قدم (غوث اعظم) پر ہے جو رقاب اولیا کا مالک ہے۔ کوئی سالک ایسا نہیں جو ان کی خدمت میں سر کے بل نہ جائے اور ان کے قدموں میں سر نہ ڈالے اور یہ خود ان کی سرفرازی کی وجہ سے ہے۔ جن کا قدم مصطفیٰ ﷺ کے قدم پر ہو بلکہ دم بدم قدم رکھتے ہوں۔ ان کے قدم کے نیچے پائمال ہونا سر کی

سعادت ہے۔ جو کچھ تمام بزرگوں نے حضرت مصطفیٰ ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وراثت سے جمع کیا تھا وہ سب ان کے خلف صدق کو پہنچا۔ دیکھو کیسا غنا تھا اگرچہ وارث بہت ہیں مگر جو کچھ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ملا کسی اور کو نہیں ملا۔ الخ

۸...... شیخ محقق برکۃ الہند دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ معظّمہ میں تھا اس وقت میں نے امام احمد کے مذہب کی کتاب خریدی۔ اس کے حاشیہ پر مذہب حنبلی کے ایک عالم علامہ زرکشی کی شرح ''کتاب الحزقی والحرقی'' تھی یہ عظیم اور مبسوط کتاب تین ضخیم جلدوں میں تھی اس کے خریدنے کا مقصد یہ تھا کہ جہاں تک ممکن ہو ان کے مذہب کی پیروی کروں گا۔ اس امید پر کہ میرا عمل میرے شیخ غوث اعظم قطب اکرم افخم رضی اللہ عنہ کے عمل کے موافق ہوگا۔ الخ (تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مترجم، ص ۲۹۸ مکتبہ قادریہ لاہور)

۹...... شیخ بقا فرماتے ہیں کسی نے حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے مریدوں میں پرہیزگار اور گناہ گار دونوں ہی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا "پرہیزگار میرے لئے ہیں اور گناہگاروں کے لئے میں ہوں" نیز فرمایا "اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ کے نزدیک مجھے تو عالی رتبہ حاصل ہے۔" (قلائد الجواہر صفحہ ۱۷۷۔۱۸۱ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)

۱۰...... سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''الانبیاء تنام اعینھم ولا تنام قلوبھم ''یعنی انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں ان کے دل نہیں سوتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کی نیند ناقض وضو نہیں۔ اب رہا یہ سوال کہ سرکار دو عالم ﷺ کی امت میں سے بھی کچھ لوگ ہیں کہ جن کو یہ اعزاز حاصل ہے؟ تو اس کا جواب اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا قادری علیہ الرحمہ دیتے ہیں کہ اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم نے ارکان اربع میں فرمایا کہ اگر کسی

شخص نے یہ کہا کہ حضور اکرم ﷺ کے متبعین میں آپ کی اتباع کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے ان کا دل غافل نہیں ہوتا ہے صرف آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور جو اس رتبہ تک پہنچے اگرچہ ان کے مرتبہ تک نہ پہنچے تو ایسے شخص کا قول صحت وصواب سے بعید نہ ہوگا۔ فافہم اھ (فتاویٰ رضویہ شریف ۱/۴۲۸ جدید)

اس کے بعد کچھ بحث فرمانے کے بعد خلاصہ کلام میں فرماتے ہیں کہ جب بیداریٔ قلب دجال ابن صیاد جیسے لوگوں کے لئے بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم ﷺ کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ۱/۴۳۰ جدید) یعنی جائز ہے لہٰذا سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ جیسے اکابر امت کی نیند ناقض وضو نہیں۔ اللہ اکبر

۱۱......شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: ''جیسے حضور غوث اعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں کہ سب کی گردن پر حضور غوث پاک کا قدم ہے آپ طریقت کے امام اول ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

غوث اعظم درمیان اولیاء — چوں جناب مصطفی درانبیاء

ایسے ہی امام اعظم تمام علماء کے سردار ہیں کہ تمام علماء آپ کے زیر سایہ ہیں۔ اسی لئے طریقت کے امام اول کا لقب غوث اعظم ہوا اور شریعت کے امام اول کا لقب امام اعظم۔ بغداد شریف مجمع البحرین ہے کہ دونوں امام وہاں آرام فرما ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا رتبہ ومقام عطا فرمایا ہے کہ آپ کی عظمتیں اور کرامتیں اکابرین امت بیان کرنے سے نہیں تھکتے۔ ذلك فضل اللہ یوتیه من یشاء

جب اتنی بیشمار کرامتیں تسلیم ہیں تو پھر واقعہ معراج میں بارگاہ رسالت میں

حضوری کے انکار کی کون سی دلیل شرعی ہے۔ نیز اس کے وقوع میں کون سا استحالہ ہے جبکہ یہ حضوری بھی از قبیل کرامات ہے اور کرامات اولیاء ثابت ہیں جن کا منکر گمراہ ہے چنانچہ منح الروض الازہر میں ہے: "والکرامات للاولیاء حق ای ثابت الکتاب والسنة ولا عبرة بمخالفة المعتزلة و اهل البدعة فی انکار الکرامة" (منح الروض الازہر لعلی قاری المحدث الحنفی مطبوعہ کراچی ص:۷۹)

مبارک باد کے مستحق ہیں محترم ومکرم صوفی عالم دین حضرت قبلہ محمد ذوالقرنین قادری امجدی دامت برکاتہم القدسیہ کہ انہوں نے خاص اس عنوان پر قلم اٹھایا اور سرکار اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا قادری برکاتی علیہ الرحمہ کی ترجمانی فرما کر اہل سنت کے دلوں کے لئے تسکین کا سامان فرمایا اور مجھ سے پیاسوں کی سیرابی فرمائی۔ راقم نے اس رسالہ کو اول تا آخر پڑھا اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ آپ نے نہ صرف اس عظیم کرامت کو دلائل سے ثابت فرمایا بلکہ ممکنہ سوالات کے جوابات بھی تحریر فرما دیئے۔ نور علی نور یہ کہ آخر میں سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے صدیقی، فاروقی، اور عثمانی ہونے کو بھی ذکر فرما کر رسالہ مبارکہ کو چار چاند سے مرصع فرما دیا اور یہ سب حضرت قبلہ کی بارگاہ غوثیت میں حد درجہ عقیدت ومحبت پر روشن دلیل ہے۔ خانہ زاد کہنہ احباب اہل سنت سے عرض گذار ہے کہ اس مبارک رسالہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپوا کر متعلقین کو تقسیم فرما کر خانقاہ غوثیہ سے اپنی اپنی محبت کا اظہار کریں۔ بلکہ قادریوں کو تو یہ چاہیے کہ اس رسالہ مبارکہ کو چاندی کی تختیوں پر نقش کروا کر اپنے اپنے گھروں میں آویزاں کریں اور حضرت سے میری التماس ہے کہ وہ اسی طرح حضور سیدی داتا گنج بخش علی ہجویری مرکز تجلیات منبع فیوض وبرکات رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی رسالہ مبارکہ کی صورت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللہ جل شانہ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے آپ کی اس سعی مبارک کو درجہ قبولیت عطا فرما کر بارگاہ غوثیت کی حاضری* سے شرف یاب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

کتبہ: محمد افضل قادری رضوی امجدی قصوری

---

*الحمدللہ! کہ اُسی سال ہی (یعنی ۸ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۴ مارچ ۲۰۱۱ء میں) بارگاہِ غوثیت رضی اللہ عنہ کی حاضری اور درِ غوث رضی اللہ عنہ کی سالانہ گیارہویں شریف نصیب ہوئی ۱۲ منہ

پیش لفظ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. الحمد للّٰہ الذی اسری بعبدہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہٖ واصحابہ وعترتہ خصوصاً ولدہ الکریم السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ. امابعد ....

واقعہ معراج نبی پاک ﷺ کا عظیم معجزہ ہے جو دراصل بہت سارے واقعات کا مجموعہ ہے مثلاً جنتی براق کا آنا، جبریل امین کا فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آنا، نبی پاک ﷺ کا شق صدر ہونا، براق پر سوار ہوکر بیت المقدس جانا، راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر اطہر پر گزرنا، وہاں موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر مبارک میں نماز پڑھنا، بیت المقدس میں انبیاء ومرسلین کا تشریف لانا، تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کا آقا کی اقتداء میں نماز پڑھنا، آسمانوں پر جانا، آسمانوں پر انبیاء سے ملاقات کرنا، سدرۃ المنتہیٰ پہنچنا، بیت المعمور میں نماز پڑھانا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بار بار ملاقات ہونا، جنت کی سیر کرنا، اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا وغیرہا۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس واقعۂ معراج میں کئی قسم کے عجیب وغریب واقعات رونما ہوئے۔ انہی واقعات میں سے ایک واقعہ نبی پاک ﷺ کی امت میں ولیوں کے سردار، متقیوں کے تاجدار، محبوبِ سبحانی، قطب ربانی، حضور غوثِ اعظم، الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کا حاضر ہونا بھی ہے۔

خبردار! اپنی ناقص عقلی اور کم علمی کی بناء پر اس واقعے کا انکار کرنے سے قبل شانِ خداوندی دیکھئے کہ وہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔ وہ ذات ہر ممکن پر قادر ہے اور

حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کا حاضر ہونا نہ صرف ممکن بلکہ واقع ہے جس کی تصدیق عنقریب ہونے والی ہے۔

یھد ی اللّٰہ من یشاء. اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

چنانچہ یہی مسئلہ ہم سنیوں کے تاجدار، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی پیش ہوا جس کا آپ نے انتہائی محققانہ ومدللانہ ومسقطانہ جواب مرحمت فرمایا۔

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں تین مرتبہ یہ سوال مختلف الفاظ میں پیش ہوا آپ نے تینوں کا تفصیلی جواب عطا فرمایا۔ کئی عرصہ سے دل میں یہ خیال تھا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس عظیم تحقیق کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مشعل راہ بناتے ہوئے اس موضوع پر ایک رسالہ تحریر کیا جائے مگر خیال، خیال ہی رہا۔

اتفاقاً ایک روز کسی محبّ نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کندھے مبارک پر معراج کی رات حضور اکرم ﷺ اپنا قدم مبارک رکھ کر عرش پر گئے تھے؟ کیا اس واقعہ کی کچھ اصل ہے؟ میں نے کہا بالکل یہ واقعہ حق ہے اگرچہ مفہوم کا فرق ہے کہ آیا براق پر سوار ہوئے تھے یا عرش پر لیکن روحِ غوثِ پاک کا معراج کی رات حاضر ہونا ثابت ہے۔

میں نے مزید کہا کہ آپ تو غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کی بات کرتے ہیں بلکہ میرے سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں نے بھی اس رات حاضر ہو کر حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ بیت المعمور میں نماز پڑھی ....اسی بات کی جانب سیدی اعلیٰ حضرت اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر؟ ہاں ہم سے سنے واللّٰہ الموفق ،

یعنی وہ شخص جس کی نظر محدود ہو بس چند چھوٹی کتابوں کا مطالعہ کرنے اور ذرا سا علم آنے پر خود کو عالم بے بدل تصور کرتا ہو اور جو شانِ ولایت سے نا آشنا ہو وہ ہی تعجب کریگا اور حیران ہو کر پوچھے گا! یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ہاں آ کر ہم سے سنے کہ ایسا ہوا ہے اور اس پر دلائل موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی توفیق ہے اور حق یہ ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی اس تحقیق انیق کو خلاصہ کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں، سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بالخصوص میرے پیرو مرشد، صوفی باکمال، نائب غوث الوریٰ حضرت سیدی سائیں اصغر علی شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنے ولیوں کی عظمتوں کا معترف اور ان کے فیضان سے مستفیض فرمائے اور خصوصاً حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا پکا معتقد و مرید بنائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

نوٹ: اس رسالے کا نام "برکات القدمین علیٰ غوث الثقلین" میرے اُستادِ مکرم حضرت علامہ سید نثار احمد شاہ قادری زید مجدہٗ نے انتخاب فرمایا ہے۔

شب معراج اور روح غوث پاک رضی اللہ عنہ

شب معراج حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کی حاضری کو سمجھنے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آیا روحانی طور پر حاضر ہونا ممکن ہے بھی یا نہیں؟ علاوہ ازیں کسی اور کا روحانی طور پر حاضر ہونا ثابت ہے یا نہیں؟ یاد رکھیئے! واقعہ معراج کے وقت لوگوں کی تین حالتیں تھیں۔

(۱) ایک وہ لوگ جو واقعہ معراج سے قبل وصال فرما گئے تھے۔

(۲) ایک وہ لوگ جو واقعہ معراج کے وقت زندہ تھے۔

(۳) اور تیسرے وہ لوگ جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تھے۔

معراج شریف کے وقت تینوں قسم کی بزرگ ہستیوں کا روحانی طور پر حاضر ہونا ثابت ہے۔

پہلی قسم: انبیاء علیہم السلام کی حاضری: نبی پاک ﷺ کے واقعہ معراج بلکہ آپ ﷺ کی آمد سے قبل ہی تمام انبیاء کرام اس دنیا سے وصال فرما گئے تھے لیکن تمام لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ معراج کی رات بیت المقدس اور آسمانوں میں انبیاء و رسل علیہم السلام کا روحانی طور پر آنا متحقق ہے۔ ملاحظہ کیجئے بخاری شریف میں ہے نبی پاک ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں **فلما خلصت فاذا فیھا ادم فقال ھذا ابوک ادم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام** . یعنی جب میں (معراج کی رات آسمانِ دنیا میں) پہنچ گیا تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ حضرت جبریل نے عرض کیا یہ آپ کے باپ حضرت آدم ہیں ان کو سلام کیجئے پس میں نے حضرت آدم کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ آگے حدیث شریف میں ہے۔ **فلما خلصت اذا یحییٰ و عیسیٰ الخ.**

جب میں دوسرے آسمان میں پہنچا تو وہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے۔اسی طرح تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور سب حضرات نے نبی پاک ﷺ سے سلام دعا فرمائی۔ (بخاری شریف جلد ا باب المعراج صفحہ ۵۴۸ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اسی طرح علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب ہم بیت المقدس پہنچے وہاں میں نے انبیاء علیہم السلام کو صف بستہ دیکھا جو اپنی شان وعظمت سے عجب سج دھج میں دکھائی دے رہے تھے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی اور نماز کے بعد سب سے ملاقات فرمائی وہاں سب نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد یوں فرمایا الہ العالمین کا شکر ہے جس نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا، فرشتوں سے سجدہ کرایا، انبیاء ومرسلین سے میری اولاد کو زینت بخشی اور آج مجھے اس اجتماع میں شرکت کا موقع عطا فرمایا۔

ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ، ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ، ان کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے ، ان کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے ، ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

آخر میں نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا میں

بھی اپنے خالق و مالک کی عنایات وانعامات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے آج اجتماعی طور پر آپ حضرات کی زیارت و ملاقات کا شرف بخشا اسی ذاتِ اقدس واعلیٰ نے مجھے آپ حضرات پر فضیلت بخشی مجھے رحمۃ للعالمین بنایا میری اُمت کو خیر الامم ٹھہرایا۔(نزہۃ المجالس مترجم جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ شبیر برادرز)

معلوم ہوا کہ شب معراج انبیاء ورسل روحانی طور پر نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے اور نہ صرف حاضر ہوئے تھے بلکہ سب نے آقائے دو عالم ﷺ کی اقتداء میں نماز بھی ادا فرمائی اور اس کے بعد آسمانوں پر بھی ملاقات فرمائی جیسا کہ بخاری شریف کے حوالے سے روایت ابھی گزری۔ ثابت ہوا کہ وہ لوگ جو سرکار دو عالم ﷺ کے معراج سے قبل وصال فرما گئے تھے ان بزرگ ہستیوں یعنی انبیاء کرام کی روحانی طور پر حاضری ہوئی تھی۔

نوٹ: ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوا کہ روحانی طور پر کہیں آنے جانے کے لئے وقت اور فاصلے کی کوئی قید نہیں۔ ابھی انبیاء بیت المقدس میں تھے اور اسی لمحے آسمانوں پر سرکار ﷺ کی آمد سے قبل پہنچ گئے ایسا کیوں ہوا! وجہ یہ تھی کہ پہلے جا کر سرکار ﷺ کا استقبال کرنا تھا۔ خیال رہے کہ یہ تمام انبیاء و مرسلین واقعہ معراج سے کئی سو سال بلکہ کچھ حضرات تو ہزاروں سال قبل ظاہری وصال فرما گئے تھے اس کے باوجود روحانی طور پر سب کی حاضری ہوئی۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ انبیاء علیہم السلام کی یہ روحانی حاضری مع الجسم تھی۔

دوسری قسم : صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حاضری: اب ہم ان حضرات کی روحانی حاضری کو ذکر کرینگے جو معراج کے وقت ظاہری طور دنیا میں موجود یعنی زندہ تھے لیکن ان کی حاضری روحانی طور پر محفل معراج میں ہوئی تھی۔ ملاحظہ کیجئے: ''عن ابن عباس قال لیلۃ اسری برسول اللّٰہ ﷺ دخل الجنۃ فسمع فی جانبھا

خشفا فقال یا جبریل من هذا؟فقال هذا بلال المؤذن" (مسند احمد بن حنبل جلد۴ صفحہ ۲۶۹ بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف مخرج جلد ۲۸، صفحہ ۴۰۸) ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی سرکار ﷺ جنت میں داخل ہوئے تو اس کے گوشہ میں ایک نرم آواز (آہٹ) سنی۔ حضرت جبریل سے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا یہ حضرت بلال مؤذن ہیں۔

محدثین فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی وضو فرماتے تو دو رکعت نفل یعنی تحیۃ الوضو ادا فرماتے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کو شب معراج روحانی طور پر جنت میں حاضری کا شرف بخشا۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ ۹۷، شبیر برادرز)

مسلم شریف میں ہے: "عن جابر بن عبداللّٰہ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال اریت الجنۃ فرأیت امراۃ ابی طلحۃ." (کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم جلد ۲ صفحہ ۲۹۲، قدیمی کتاب خانہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (معراج کی رات) مجھے جنت دکھائی گئی پس میں نے جنت میں ابوطلحہ کی زوجہ کو دیکھا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ کا نام غُمیصہ یا رُمیصا یا مُلیکہ یا رُمانہ یا سُہیلہ ہے۔ پہلے حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح "مالک" سے ہوا جو مشرک ہو کر مرا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے پیدا ہوئے تھے یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر آپ ایمان لائیں ابوطلحہ نے آپ کو پیغامِ نکاح دیا۔ اُس وقت ابوطلحہ ایمان نہیں لائے تھے آپ بولیں کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تم سے نکاح کرلونگی اور سوائے اسلام کے کوئی مہر نہ لوں گی چنانچہ ابوطلحہ ایمان لائے

اور آپ سے نکاح کیا۔ (مرأۃ المناجیح جلد ۸ صفحہ ۸۸۲ مکتبہ اسلامیہ)

شاید یہی ادا اللہ کی بارگاہ میں اتنی مقبول ہوئی کہ رب تعالیٰ نے ان کو بھی شب معراج روحانی طور پر جنت میں حاضری کا شرف بخشا۔ واللہ اعلم ورسولہ۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے: ''**دخلت الجنة فسمعت فيها قراء ة ، فقلت من هذا؟ فقيل حارثة بن نعمان فقال رسول الله كذالكم البر.**'' (اصابہ جلد ا صفحہ ۷۰۷ دار الکتب العلمیہ بیروت، فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۸ صفحہ ۴۲۳)

سرکارِ دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (معراج کی رات) جب میں جنت میں داخل ہوا وہاں میں نے قرآن کریم پڑھنے کی آواز سنی میں نے کہا یہ کون ہے؟ عرض کی گئی حارثہ بن نعمان فرمایا نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔

صاحب اصابہ لکھتے ہیں: ''**وكان برا بامه**'' اور ایک روایت میں ہے'' **وكان ابر الناس بامه**'' یعنی لوگوں میں وہ سب سے زیادہ اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے۔ یعنی جتنے بھی لوگ تھے جو اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرتے تھے ان سب سے زیادہ حضرت حارثہ اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرتے تھے شاید ان کی بھی یہی ادا اللہ تعالیٰ کو پسند آئی اور روحانی حاضری کا شرف ان کو بھی عطا فرمایا۔

مندرجہ بالا سطور میں ایسے لوگوں کی روحانی حاضری کا ذکر کیا گیا جو واقعہ معراج کے وقت حیات تھے اور **مكة المكرمه** یا **مدينة المنورة** میں تھے اس کے باوجود روحانی طور پر وہ جنت میں حاضر ہوئے تھے۔

تیسری قسم: اولیاء کرام وائمہ عظام کی حاضری: اس سے قبل دو قسم کے لوگوں کی حاضری کا ذکر ہوا۔ ایک وہ جو واقعہ معراج سے قبل وصال فرما گئے تھے اور دوسرے وہ جو واقعہ معراج کے وقت دنیا میں موجود تھے۔ اب ہم ان حضرات کا ذکر کرینگے

جن کی روح مبارکہ ابھی دنیا میں نہیں آئی تھی۔ تفریح الخاطر میں ہے: ''قال الشیخ نظام الدین الکنجوی کان النبی ﷺ راکبا علی البراق وغاشیته علی کتفی......'' (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۴۱۰ بحوالہ تفریح الخاطر)

شیخ نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ (معراج کی رات) نبی پاک ﷺ پشت براق پر رونق افروز تھے اور براق کا زین پوش میرے کندھے پر تھا۔ شیخ نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بعد کے بزرگ ہیں۔ معراج شریف کے وقت وہ دنیا میں موجود نہ تھے بلکہ کئی سو سال بعد آپ پیدا ہوئے مگر آپ کی روحانی حاضری شب معراج ہوئی جس کا آپ نے خود اظہار فرمایا۔

یہ واقعہ تو اتنا مشہور نہیں مگر اب ہم اس واقعے کو ذکر کرینگے کہ اپنے تو اپنے غیروں کو بھی تسلیم ہے اور نہ صرف تسلیم ہے بلکہ اس کی اشاعت وتشہیر بھی کی ہے جس پر ان کو تعجب بھی نہیں۔ ملاحظہ کیجیے اشرفعلی تھانوی کی جمع کردہ کتاب شمائم امدادیہ میں ہے کہ:

موسیٰ علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ یہ کیسے ہے؟ (اس پر) نبی پاک ﷺ نے امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح کو (مثالی صورت میں) بلا کر موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کا حکم دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ما اسمک[1]؟ تمہارا نام کیا ہے! عرض کی محمد بن محمد بن محمد الغزالی۔ موسیٰ علیہ السلام نے

[1] جبکہ دوسری روایت کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت امام غزالی کی روح پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام فرمایا تو اس کے جواب میں حضرت امام غزالی کی روح نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہہ کر جواب دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ نے جواب میں برکاتہ اور مغفرتہ کی زیادتی کیوں کی؟ اس پر حضرت غزالی کی روح نے وہی جواب دیا۔ (شمائم امدادیہ صفحہ ۱۷)

فرمایا میں نے تم سے تمہارا نام پوچھا تم نے زائد اسماء کیوں گنوائے؟ امام غزالی نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے صرف **وما تلک بیمینک یا موسیٰ** فرما کر عصا کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کے جواب میں آگے کئی جملے بول دیئے کہ **ھی[2] عصای اتو کا علیھا واھش بھا علیٰ غنمی** ۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا (غزالی) ادب کرو۔(انطاق المفہوم ترجمہ احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۳۵، شبیر برادز، شمائم امدادیہ ص:۱۷، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

یہ ہیں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر حضور پرنور ﷺ نے روحِ غزالی کو حاضری کا حکم دیا اور روحِ امام نے حاضر ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام بھی کیا۔اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے:"**مررت لیلۃ اسری بی برجل مغیب نور العرش ،قلت من ھذا ؟أملک؟قیل لا قلت نبی؟قیل لا قلت من ھذا؟قال ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطبا من ذکر اللہ تعالیٰ وقلبہ معلقا بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط.**

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۸، صفحہ ۴۲۴ بحوالہ درمنثور والترغیب والترہیب)

---

[2] قرآن مجید میں سورہ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء شریف کا ذکر ہے، جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں عصاء تھا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا یہ میرا عصاء ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام (بھی) ہیں۔پورا واقعہ مفسرین نے ذکر فرمایا ہے اسی واقعے اور اسی سوال و جواب کی جانب حضرت امام غزالی کی روح نے اشارہ کیا۔حالانکہ موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے کلام فرمایا تھا اُس وقت تو ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ابھی ظاہری دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے جبکہ حضرت غزالی کی پیدائش تو بہت بعد کی ہے۔یہ ہے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے علمائے ربانیین کی شان۔

ترجمہ: یعنی شب معراج میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ کوئی فرشتہ ہے؟ عرض کی گئی نہیں۔ میں نے پوچھا نبی ہے؟ عرض کی گئی نہیں۔ میں نے کہا کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی یہ ایک مرد ہے دنیا میں اس کی زبان یادِ الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں میں لگا ہوا تھا اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا۔

معلوم ہوا جو اللہ تعالیٰ کا سچا ذکر کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے محبت کرنے والا ہو یعنی ہر وقت مسجدوں میں لگے رہنے والا ہو اور گالی گلوچ نہ کرتا ہو تو ایسے شخص کی روح عرشِ بریں پر حاضر ہوا کرتی ہے۔

ہوسکتا ہے کہ وہ کسی صحابی کی روح ہو کیونکہ معراج کے وقت صحابہ زمین پر موجود تھے یا پھر مستقبل میں کسی مقبول بندے جس کی یہ کیفیتیں ہونگی اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو اس نیک عمل کی بدولت پہلے ہی نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر کردیا۔

کچھ بھی ہو ثابت ہوا کہ اللہ والوں کی روحوں کا معاملہ کچھ اور ہی ہے بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد ہے کہ اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔ یہ تو عام لوگوں کی بات ہے اللہ والوں کی شان کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔

حاصل کلام: جب معراج شریف میں اتنے لوگوں کی ارواح کا حاضر ہونا احادیث واقوال علماء و اولیاء سے ثابت ہے تو روح اقدس سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری میں کیا تعجب اور لطف تو یہ ہے کہ اہل محبت کے علاوہ وہ لوگ جو بزرگوں کی کرامتوں کا انکار کرتے ہیں ان لوگوں نے بھی شب معراج امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح کی حاضری کو مانا ہے اور باقاعدہ اس واقعے کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ (جیسا کہ اوپر حوالہ گزرا)

جب امام غزالی کی روح حاضر ہوسکتی ہے تو ولیوں کے تاجدار حضرت سیدنا محبوب سبحانی، قطب ربانی، قندیل نورانی، الحسنی والحسینی الشیخ عبدالقادر جیلانی پیرانِ پیر، غوثِ اعظم

دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کی حاضری میں کیسا تعجب اور کون سی شرعی قباحت ہے؟

میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: ''شب معراج جب اتنے لوگوں کی روح کا آنا باعث تعجب نہیں تو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کے حاضر ہونے میں کیا تعجب! اور کیا خوب فرماتے ہیں بلکہ ایسی حالت میں حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کا حاضر نہ ہونا محل تعجب ہے۔'' سبحان اللہ

سرکار ﷺ کا قدم مبارک اور غوث پاک کی گردن مبارک : اب مستند حوالے سے اصل واقعہ ملاحظہ کیجئے جس میں مذکور ہے کہ شب معراج سرکارِ دوعالم ﷺ نے اپنا قدم مبارک حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر رکھ کر براق پر سواری فرمائی تھی۔

چنانچہ فاضل عبدالقادر[1] اربلی بن شیخ محی الدین اربلی اپنی مستند کتاب ''تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں:

---

[1] علامہ عبدالقادر اربلی جامع علومِ شریعت وطریقت تھے۔ علمائے کرام میں عمدہ مقام پایا آپکے اساتذہ میں عبدالرحمٰن الطالبانی جیسے اجلہ فضلاء شامل ہیں۔ آپ نے اورفہ میں ۱۳۱۵ ہجری میں وصال فرمایا۔ آپ کی تصانیف میں سے مشہور کتابیں یہ ہیں:

۱) آداب المریدین و نجاة المسترشدین ۲) تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر

۳) النفس الرحمانیه فی معرفة الحقیقة الانسانیه ۴) الدرالمکنون فی معرفة السر المصون

۵) حدیقة الازهار فی الحکمة والاسرار ۶) شرح الصلوٰة المختصرة للشیخ الاکبر

۷) الدرر المعتبرة فی شرح الابیات الثمانیه عشره ۸) شرح اللمعات لغنم الدین العراقی

۹) القواعد الجمعیة فی الطریق الرفاعیة ۱۰) مجموعة الشعار فی الرقائق والآثار

۱۱) مرآة الشهود فی وحدة الوجود ۱۲) مسک الختام فی معرفة الامام

۱۳) حجة الذاکرین وردالمنکرین ۱۴) الالهامات الرحمانیه فی مراتب الحقیقة الانسانیه

۱۵) الطریقة الرحمانیة فی الرجوع والوصول الی الحضرة العلیة

(حاشیہ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۴۰۶، بحوالہ ہدیۃ العارفین، معجم المؤلفین)

ان ليلة المعراج جاء جبرئيل عليه السلام ببراق الى رسول الله ﷺ اسرع من البرق الخاطف الظاهر ونعل رجله كالهلال الباهرو مسماره كالانجم الظواهر ولم يا خذالسكون والتمكين ليركب عليه النبى الامين فقال له النبى ﷺ لم لم تسكن يا براق حتى اركب على ظهرك فقال روحى فداء لتراب نعلك يارسول الله اتمنى ان تعاهدنى ان لاتركب يوم القيمة على غيرى حين دخولك الجنة فقال النبى ﷺ يكون لك ماتمنيت فقال البراق التمس ان تضرب يدك المباركة على رقبتى ليكون علامة لى يوم القيمة فضرب النبى ﷺ يده على رقبة البراق ففرح البراق فرحاحتى لم يسع جسده روحه ونمى اربعين زراعاً من فرحه وتوقف فى ركوبه لحظة لحكمة خفية ازلية فظهرت روح الغوث الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه وقال ياسيدى ضع قدمك على رقبتى واركب فوضع النبى ﷺ قدمه على رقبته وركب فقال قدمى على رقبتك وقدمك على رقبة كل اولياء الله تعالىٰ. (فتاوىٰ رضویہ شریف جلد ۲۸، صفحہ ۴۷ بحوالہ تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر) یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں براق لائے کہ چمکتی، اچک لے جانے والی بجلی سے زیادہ شتاب رو تھا اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا چوندڈالنے والا ہلال اور اس کی کیلیں جیسے روشن تارے حضور پرنور ﷺ کی سواری کے لئے اسے قرار وسکون نہ ہوا (یعنی بے خود و مستی میں تھا) سید عالم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اے براق تمہیں کیا ہوا کہ سکون میں نہیں آتے کہ میں تم پر سواری کروں؟ بولا میری جان حضور کی خاکِ نعل پر قربان میری ایک آرزو ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روزِ قیامت مجھ ہی پر سوار ہوکر بہشت میں تشریف لے جائیں گے۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے

فرمایا ایسا ہی ہوگا! براق نے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روزِ قیامت میرے لئے علامت ہو۔ حضور اقدس ﷺ نے قبول فرمالیا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ براق کی روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور خوشی سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا۔ حضور پرنور ﷺ کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحِ مطہر نے حاضر ہوکر عرض کی! اے میرے آقا ﷺ! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم ﷺ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔"

اس واقعے کو لکھنے کے بعد فاضل عبدالقادر اربلی فرماتے ہیں: "**فایاک یا اخی ان تکون من المنکرین المتعجبین من حضور روحه لیلة المعراج لانه وقع من غیره فی تلک اللیلة کما هو ثابت بالاحادیث الصحیحة.**" یعنی اے برادر! بچ اور ڈر اس سے کہ کہیں تو انکار کر بیٹھے اور شب معراج حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری پر تعجب کرے کہ یہ امر تو صحیح حدیثوں میں اوروں کے لئے بھی ثابت ہے۔

جیسا کہ ہم نے پیچھے ذکر کیا اور آگے بھی آرہا ہے، ثابت ہوا کہ شب معراج روح غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری ہوئی اور سرکار دو عالم ﷺ ان کے شانہ پر قدمِ مبارک رکھ کر براق پر رونق افروز ہوئے۔

غوث پاک کے غلاموں کی حاضری: اب ہم مجددِ اسلام، دنیائے سنیت کے امام سیدی اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ تحقیق انیق تحریر کرینگے جس کی طرف ہم نے پیش لفظ میں اشارہ کیا تھا جس میں یہ تھا کہ نہ صرف حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک حاضر ہوئی تھی بلکہ ان کے غلاموں کی ارواح بھی اس شب حاضر

ہوئیں......!!

چنانچہ فرماتے ہیں فیض قادریت جوش پر ہے ...... حدیث مرفوع کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب و غلامان ...... شب اسریٰ اپنے مہربان باپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ بیت المعمور[1] گئے وہاں حضور پرنور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ والحمد للہ رب العالمین

فرماتے ہیں اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر؟ ہاں ہم سے سنے واللہ الموفق۔ یعنی جس کی نظر محدود ہو وہ حیرت زدہ ہو کر پوچھے گا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے فرمایا ہاں آئے ہم سے سنے کہ یہ کیسے ہوا!

دلائل کا انبار لگاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ابن جریر وابن ابی حاتم وابویعلی وابن مردویہ و بیہقی وابن عساکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طویل حدیث معراج میں راوی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”ثم صعدت الی السماء السابعة فاذا انا بابراهيم الخليل مسند اظهره الی البيت المعمور (فذكر الحديث الی ان قال) واذا بامتي شطرين، شطر عليهم ثياب بيض كانها القراطيس وشطر عليهم ثياب رمد فدخلت البيت المعمور ودخل معي الذين عليهم الثياب البيض وحجب الاخرون الذين عليهم ثياب رمد و هم علی خير فصليت انا ومن معي من المومنين فی البيت المعمور ثم خرجت انا ومن معي.“ (الدرالمنثور جلد۴، صفحہ۱۴۳، مکتبہ آیۃ اللہ العظمی المرعشی النجفی ایران، فتاویٰ رضویہ شریف جلد۲۸ صفحہ۴۲۵)

---

[1] بیت المعمور، بیت اللہ یعنی کعبہ شریف کے عین سیدھ میں ساتویں آسمان کے اوپر فرشتوں کا قبلہ ہے۔

ترجمہ: پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا اچانک وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے جو بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور اچانک میں نے اپنی امت دو قسم میں پائی۔ ایک قسم سفید کپڑے میں کاغذ کی طرح اور دوسری قسم خاکی لباس میں۔ میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ میرے سفید پوش امتی بھی گئے میلے لباس والے روکے گئے مگر ہیں وہ بھی خیر و بھلائی پر۔ پھر میں نے اور ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے محدث بریلوی امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ظاہر ہے کہ جب ساری امت اللہ عزوجل کے فضل سے شرفِ باریابی سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ اور حضور سے نسبت رکھنے والے باصفا لوگ تو بلاشبہ سفید پوشاک والوں میں ہیں جنہوں نے حضور رحمت عالم ﷺ کے ساتھ بیت المعمور میں جا کر نماز پڑھی۔ والحمد للہ رب العالمین

یعنی مذکورہ بالا روایت میں حضور کی امت کے لوگوں کا ذکر تھا جن کی شب معراج روحانی حاضری ہوئی اور وہ دو قسم پر تھے ان میں سے پہلی قسم کے لوگ وہ تھے جن کے سفید لباس تھے اور دوسری قسم کے وہ لوگ تھے جن کے خاکی لباس تھے اور ان میں سے جو پہلی قسم کے لوگ تھے ان کی روحوں نے بیت المعمور میں جا کر حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسری قسم کی روحوں کو بیت المعمور میں جانے سے روک دیا گیا لیکن اس کے باوجود سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ بھی خیر پر ہیں یعنی وہ بھی اچھے ہیں۔

اور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نبی پاک ﷺ کی امت کے بہت بڑے ولی بلکہ تمام ولیوں کے سردار ہیں اور ان کے مریدان باصفا کا بھی ان کے صدقے بہت بڑا مقام ہے

۔لہٰذا بلاشبہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے مریدان باصفا انہی سفید پوشاک والوں میں ہیں جن کی سرکار ﷺ کے ساتھ معراج کی رات بیت المعمور میں نہ صرف حاضری ہوئی بلکہ رسول پاک ﷺ کے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ سبحان اللّٰہ ! اللّٰہ اکبر ! وللّٰہ الحمد!

اس کے بعد محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج کل کے کم علم مفتیوں سے پوچھتے ہیں ''اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ قول مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے ....!''

یعنی جب حدیث شریف سے یہاں تک ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی امت میں سے ایک قسم کی ارواح کی بیت المعمور تک حاضری ہوئی تو حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کے حاضر ہونے اور اس پر سرکار دو عالم ﷺ کے قدم پاک رکھنے کے واقعے کا کیوں انکار کیا جائے حالانکہ بزرگوں کی کتابوں میں یہ واقعہ مذکور ہے پھر کیسے اس کا رد کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا وہ مفتی جو اس واقعے کو بعید از قیاس سمجھ کر جاہلانہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تو اُنہی مفتیوں سے سیدی اعلیٰ حضرت پوچھتے ہیں پھر جو یہ صحیح حدیث میں ذکر ہوا کہ میری امت کی دو قسموں کے لوگوں کی حاضری ہوئی اور ایک گروہ نے تو نماز بھی پڑھی تو یہ کیسے ہوا ....؟؟؟

ہاں ہم سے سنے! قدرتِ قادر وسیع وموفور اور قدرِ قادری کی بلندی مشہور پھر رد وانکار کیا مقتضائے ادب وشعور والحمد للّٰہ العزیز الغفور ۔ واللّٰہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

چند شبہات اور ان کے جوابات

سوال: براق پر سواری کے لئے حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کیوں حاضر ہوئی اس کی کیا ضرورت تھی؟

جواب: جیسا کہ تفریح الخاطر کے حوالے سے گذرا کہ جب حضور اقدس ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک براق کی گردن پر رکھا تو دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ براق چالیس ہاتھ (یعنی 60 فٹ) اونچا ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ جو سواری اس قدر بلند ہو وہ خواہ کیسے ہی زمین سے ملی ہوئی ہو (بیٹھنے کے بعد بھی) قامت انسان سے بہت بلند رہے گی اور سوار ہونے کے لئے ضرور زینہ (سیڑھی) کی حاجت ہو گی۔

اب ایک چھوٹے جانور ہاتھی کو ہی دیکھئے کہ جب ذرا بلند و بالا ہوتا ہے یعنی مشکل سے 9-10 فٹ اونچا ہو گا اس کو بٹھا کر بھی سواری بغیر زینہ کی دقت رکھتی ہے لہٰذا براق پر سواری کے لئے جو 60 فٹ اونچا ہو گیا تھا ضرور زینہ کی حاجت ہوئی۔ چنانچہ بطورِ زینہ روحِ سرکار غوثیت مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر اپنے مہربان باپ ﷺ کے زیر قدم اکرم اپنا شانہ مبارک رکھا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ (تلخیص از فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۴۱۳)

سوال: غوثِ پاک ہی کی روح کیوں حاضر ہوئی؟

جواب: غوثیت کبریٰ کا مقام اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہی کے لئے مقدر تھا اور تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر اسی قدم کو رکھنا تھا اپنے حبیب کا قدم ان کی گردن پر رکھا اور ان کا قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر رکھنا تھا اس لئے روحِ غوثِ پاک کی حاضری ہوئی۔

سوال: کیا اس کے بغیر سوار ہونا ممکن نہ تھا؟

جواب: کیا براق کے بغیر سیر کروانا ممکن نہ تھا؟ بالکل ممکن تھا مگر اللہ کی مرضی یہی تھی کہ دولہا کو

عزت واعزاز کے ساتھ لایا جاتا ہے۔ چونکہ ظاہری طور پر براق بہت اونچا ہوگیا تھا اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج روحانی نہیں جسمانی تھی۔ جسم ظاہری کو ظاہری طور پر چڑھنے کے لئے زینہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے زینہ کے لئے ولیوں کے سردار کی روح کو پیش کیا گیا اور روحِ غوث پاک اپنے نبی کے لئے زینہ بن گئی سبحان اللہ......!!!

اور روح پرفتوح حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاضر ہوکر پائے اقدس حضور پرنور ﷺ کے نیچے گردن رکھنا اور براق پرسواری کے وقت یا عرش پر چڑھنے کے وقت زینہ بننا شرعاً وعقلاً محال بھی نہیں کیونکہ عروجِ روحانی ہزاروں اولیاء کو عرش بلکہ عرش کے اوپر تک ثابت وواقع ہے جس کا انکار وہی کرے گا جو علوم اولیاء کا منکر ہو بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث وارد ہے کہ ''اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔''

اور روح کو اوپر آنا جانا کوئی مشکل نہیں ابن قیم نے لکھا ہے: ''**ولیس نزول الروح وصعودھا وقربھا من جنس ماللبدن فانھا تصعدالی مافوق السمٰوٰت ثم تھبط الی الارض مابین قبضھا۔**'' (کتاب الروح صفحہ ۱۴۰، دار ابن کثیر بیروت) یعنی روح کا اترنا چڑھنا اور قریب ہونا بدن کی طرح نہیں ہے اس لئے کہ روح آسمانوں کے اوپر جاتی ہے اور ایک ہی لمحے میں زمین کی طرف آجاتی ہے۔ اور قرآن کریم میں تو حضرت آصف بن برخیا کا اپنی روحانی طاقت سے ملکہ سبا بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے سے قبل لے آنے کا واقعہ تفصیلاً بیان ہوا ہے....

سوال: اس سے تو یہ ظاہر ہوا کہ یہ اوپر چڑھنے کا کام حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول اکرم ﷺ سے انجام کو نہ پہنچا حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مہم انجام کو پہنچائی؟ یہی اعتراض اشرف علی تھانوی نے بھی کیا ہے۔

خلاصہ اعتراض ملاحظہ ہو کہ ''در پردہ اس قصے میں حضرت غوثِ اعظم کو فضیلت دینا لازماً آتا ہے حضرت سرورِ کائنات پر کہ آپ تو وہاں نہ پہنچ سکے اور حضرت غوثِ اعظم پہنچ گئے اور ان کے ذریعے آپ کی رسائی ہوئی۔ نعوذ باللہ منہ ....

الجواب: از سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خلاصہ) اگر یہی بات ہے تو یہ اعتراض براق پر بھی ہو سکتا ہے کہ اوپر جانے کا کام حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول پاک ﷺ سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام دی تو در پردہ اس میں براق کو فضیلت دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس بنفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعے سے حضور کی رسائی ہوئی (معاذ اللہ)

فرماتے ہیں ''نہ اس قصے میں معاذ اللہ بوئے ہمسری یا تفضیلِ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آقائے دو عالم ﷺ پر نکلتی ہے اور نہ اس کی عبارت و اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جا سکتا ہے۔''

''بادشاہوں کے دربار میں جو خدمت گار کام انجام دیتے ہیں کیا اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور محتاج ہے؟'' ہرگز نہیں......

''فرض کیجئے کہ ہنگامِ بت شکنی ۵ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پرنور ﷺ ان کے دوش (کندھے) مبارک پر اپنا قدم مبارک رکھ کر

۵ واقعہ یہ ہے کہ جب خانہ کعبہ کے اندر بتوں کو گرانے کا موقع آیا اور کچھ بت اوپر رکھے ہوئے تھے جنکو بآسانی نہیں گرایا جا سکتا تھا، اُن بتوں کو گرانے کے لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور آپ میرے کندھوں پر قدم رکھ کر چڑھ جائیں اور بتوں کو گرادیں مگر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکی یہ عرض قبول نہیں فرمائی بلکہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے مبارک پر سوار فرما کر بتوں کو گرا دیا۔ اسی واقعے کی جانب سیدی اعلیٰ حضرت نے اشارہ فرمایا۔

بت گراتے تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا کہ حضور اکرم ﷺ معاذ اللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم قادر تھے۔''

غرض ایسے معنی عبارتِ قصہ سے کسی بھی طرح ثابت نہیں ہوتے۔

''واللہ الھادی الی سبیل الرشاد.''

(اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے)

آخری گزارش

ماہر رموزِ طریقت، واقف اسرارِ شریعت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''اے شخص! ظاہر شریعت میں حضرت سرکارِ غوثیت کی محبت بایں معنی رکن ایمان نہیں کہ جو اُن سے محبت نہ رکھے شرع اسے فی الحال کافر کہے یہ تو صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے لئے ہے مگر واللہ! کہ ان کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا اعلان فرمایا ہے خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لے جاتا ہے۔ عبدالقادر کا انکار قادر مطلق عزوجل کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائیگا۔''

یعنی اے خدا کے بندو! اگر کوئی شخص حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت نہیں رکھتا شریعت اس کو کافر قرار نہیں دیتی یعنی غوثِ پاک سے محبت نہ رکھنے کی وجہ سے اس شخص پر فوراً کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائیگا کہ یہ تو صرف انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے یعنی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے نبی سے محبت نہیں شریعت کے نزدیک وہ فوراً کافر ہو جائیگا۔ لیکن یاد رکھیے اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے: ''من عاد لی ولیا فقد اٰذنته بالحرب.'' جس نے میرے ولی سے بغض رکھا میں اس کو اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔ یہاں تو صرف ولی کی بات ہو رہی ہے اور غوثِ پاک تو سارے ولیوں کے سردار ہیں لہٰذا جو غوثِ پاک سے محبت نہ رکھے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے اعلانِ جنگ دیا ہے۔

لطیف نکتہ: حضرت کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں کسی شخص نے کسی بزرگ کی شان میں بے ادبی کی ...... غزالی دوراں، آلِ رسول حضرت سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ''یہ بے ایمان ہو کر مریگا'' حاضرین نے عرض کی حضور! اس نے کفر تو نہیں کیا آپ کیسے کہتے ہیں کہ یہ بے ایمان ہو کر مریگا؟ فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے ولیوں سے دشمنی اور بغض رکھنے والے کو اعلانِ جنگ دیا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب بھی جنگ ہوتی ہے تو جانبین سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ مدمقابل کی سب سے اہم اور قیمتی چیز کو نقصان دیا جائے۔ آدمی کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اور یہاں تو لڑائی اللہ رب العالمین سے ہے اور سامنے اس کا بندہ اب اللہ عزوجل لڑائی کا اعلان فرما رہا ہے۔ بس اللہ رب العالمین اس جنگ میں اس شخص کی سب سے قیمتی چیز ایمان کو سلب فرمائیگا اور وہ شخص بے ایمان رہیگا اور اسی حالت میں ہی اس کو موت آئیگی اس وجہ سے میں نے کہا یہ بے ایمان مریگا۔''

اسی کی طرف سیدی اعلیٰ حضرت نے اشارہ فرمایا کہ عبدالقادر کا انکار قادرِ مطلق جل جلالہٗ کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائے۔

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی دیکھ اُڑ جائیگا ایمان کا طوطا تیرا

(حدائق بخشش)

تشریح: بازِ اشہب، آسمانوں میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۱۳۱) باز ایک پرندہ ہے۔ اشہب کے معنی قوی، مضبوط، طاقتور اور شیر وغیرہا ہیں یعنی طاقتور باز۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ اس طاقتور باز حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی سے ہرگز آنکھیں نہ پھیر۔ اگر ان کی محبت و غلامی سے آنکھیں پھیر لیں تو دیکھ تیرے ایمان کا طوطا تجھ سے اُڑ جائیگا یعنی تیرے ایمان کی خیر نہ ہوگی اور تمہارے ایمان کا نور تجھ سے چلا جائیگا اور بالآخر تو بے ایمان ہو کر رہیگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

ضمیمہ

نسب نامہ محبوب سبحانی

یعنی حسنی حسینی، صدیقی و فاروقی و عثمانی

حضور سیدنا محبوب سبحانی، پیرانِ پیر دستگیر الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت شیخ ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ اُم الخیر امۃ الجبار سیدہ فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ہیں۔ حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی سید کہلاتے ہیں (اگر چہ نسب صرف والد سے چلتا ہے)

اور خدا کی شان! کہ آپ نہ صرف حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسل مبارک میں ہونے سے حسنی حسینی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاکیزہ نسب میں حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا فیضان بھی رکھا ہوا ہے۔ یوں نہ صرف آپ حسنی و حسینی ہیں بلکہ صدیقی و فاروقی و عثمانی بھی ہیں اس کی تحقیق عنقریب معلوم ہو جائے گی۔ واللہ الھادی الی الرشاد

مولیٰ علی ﷺ کے لخت جگر حضرت امام حسن ﷺ سے اتصال نسب:

حضور محبوب سبحانی الشیخ عبدالقادر جیلانی بن ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن امام ابوعبداللہ الجیلی بن الشیخ امام محمد بن الشیخ امام داؤد بن الشیخ امام موسیٰ بن الشیخ امام عبداللہ بن الشیخ موسیٰ الجون بن امام عبداللہ المحض المجل بن امام حسن مثنی بن امام حسن بن مولیٰ علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد کی جانب سے حسنی سید ہیں جبکہ والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ حسینی سید ہیں ملاحظہ کیجئے:

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتصال نسب: حضور محبوب سبحانی الشیخ عبدالقادر جیلانی بن اُم الخیر امۃ الجبار سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت السید عبداللہ صومعی الزاہد بن امام جمال الدین محمد بن امام السید محمود بن السید ابو العطاء عبداللہ بن امام السید کمال الدین عیسیٰ بن امام السید ابوعلاء الدین محمد الجواد بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن سید الشہداء امام عالی مقام امام حسین بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فیضانِ نسب

حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دادی جان کا نامِ نامی اسم گرامی اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔اب ملاحظہ کیجئے: ''اُم سلمیٰ بنت سیدنا امام محمد بن سیدنا امام طلحہ بن امام الشیخ عبداللہ بن حضرت عبدالرحمٰن بن حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔'' حاصل کلام یہ ہوا کہ حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد مبارک حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست کی والدہ یعنی غوثِ پاک کی دادی حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں اوران کا نکاح حضور غوثِ پاک کے دادا امام عبداللہ الجیلی سے ہوا جن سے آپ کے والد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست پیدا ہوئے تو اس نسبت سے آپ کے نسب شریف میں دادی جان کی طرف سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب شریف بھی مل جاتا ہے۔یوں آپ صدیقی بھی ہیں۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فیضانِ نسب

حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد کی طرف سے آپ کے نسب شریف میں نور کی نویں لڑی پر حضرت شیخ عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو آپ کے ساتویں دادا ہیں جو بیٹے ہیں حضرت حسن مثنیٰ بن امام حسن بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے۔ جب آپ کے ساتویں دادا حضرت عبداللہ المحض کے والد مبارک یعنی حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت حسن مثنیٰ کی اہلیہ محترمہ یعنی حضور غوثِ پاک کے ساتویں دادا حضرت عبداللہ محض کی والدہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عبداللہ المطرف کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عبداللہ المطرف صاحبزادے ہیں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے اور وہ صاحبزادے ہیں امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ حاصل کلام یہ ہوا کہ حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتویں دادا حضرت عبداللہ المحض کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس عثمانی فیض پہنچا اور ان سے ہو کر حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں آیا تو یوں آپ عثمانی بھی ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فیضان نسب

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ حضور محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ساتویں دادا جان حضرت عبداللہ المحض کی والدہ ماجدہ جو حضرت حسن مثنیٰ کے نکاح میں تھیں ان کے وصال کے بعد حضرت عبداللہ المطرف کے نکاح میں آئیں۔ انہی حضرت عبداللہ المطرف کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے جو صاحبزادی ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور حضرت عبداللہ صاحبزادے ہیں امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتویں دادا حضرت عبداللہ المحض کے سوتیلے والد حضرت عبداللہ المطرف کے پاس ان کی والدہ حضرت حفصہ کی جانب سے فاروقی فیضان پہنچا اور ان سے ہو کر حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں آیا، یوں آپ فاروقی بھی ہیں۔ (ملخص از عید میلاد النبی کا بنیادی مقدمہ صفحہ ۱۷ از شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان دام ظلہ بحوالہ فتوح الغیب علی قلائد الجواہر صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ مصر)

سلطان الهند، خواجه خواجگاں حضرت خواجه حسن غریب نواز رحمة الله تعالیٰ علیه کا نذرانه عقیدت

چنانچہ اسی عقیدت کو دیکھتے ہوئے خواجہ معین الدین اجمیری غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور غوثِ اعظم پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدق میں حضرت صدیق اکبر، عدل میں حضرت فاروق اعظم، حیا میں حضرت عثمان غنی اور جود وسخا میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مظہر اتم قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

یا غوث معظم نور ھدی مختار نبی مختار خدا
سلطان دوعالم قطب علی حیران زجلالت ارض وسما

یعنی اے ہدایت کے نور غوث اعظم آپ اللہ اور اللہ کے نبی کی بارگاہ میں برگزیدہ ہیں۔ آپ دونوں جہاں کے ایسے شاہ وقطب اعلیٰ ہیں کہ آپ کے جلال سے زمین وآسمان بھی حیران ہیں۔ اس کے بعد فیض صدیقی وفاروقی وعثمانی وعلوی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

درصدق ہمہ صدیق وشی در عدل عدالت چوں عمری
در کانِ حیا عثمان منشی مانند علی باجود و سخا

یعنی اے محبوب سبحانی سچائی میں آپ کامل ہم شبیہ صدیق اکبر ہیں جو سراپا زیب صداقت

ہیں اور عدل کرنے میں آپ حضرت فاروق اعظم کے مثل ہیں اور حیا کرنے میں آپ مثل عثمان غنی ہیں جو حیا کا منشا ہیں جبکہ جود وسخا میں مانند علی المرتضیٰ ہیں۔

مزید فرماتے ہیں:

معین کہ غلامِ نامِ تو شد دریوزہ گر اکرام تو شد

شد خواجہ ازاں کہ غلامِ تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

یعنی (اے پیرانِ پیر) معین الدین آپ کے نام کا غلام و خادم ہوا (اور) آپ کے کرم کا منگتا ہوا

اسی وجہ سے خواجہ و آقا ہوا کہ آپ کا غلام بنا اور ابھی بھی آپ کی تسلیم و رضا کا طلبگار ہے۔

جبکہ امام ہمام اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں عرض گذار ہیں

تاج صدیقی بسر شاہی جہاں آراستی

تیغ فاروقی بقبضہ داورِ گیاں توئی

یعنی اے غوثِ جلی صدیقی تاج آپ کے سر ہے آپ بادشاہ ہیں اور آپ نے جہاں کو آراستہ کیا۔ اے غوثِ جلی تیغ فاروقی کی ملکیت بھی آپ کو حاصل ہے اور جہاں کی حکمرانی آپ کے قبضے میں ہے۔

ہم دو نورِ جان وتن داری وہم سیف وعلم

ہم تو ذوالنورینی وہم حیدر دوراں توئی

یعنی آپ کے جان وتن دو نور ہیں کہ آپ ذوالنورین عثمانی بھی ہیں، آپ سیف وعلم کے مالک ہیں کہ آپ حیدر دوراں بھی ہیں۔ (ملخص از عید میلاد النبی کا بنیادی مقدمہ)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فرماتے ہیں:

یہ تیری چنپئی رنگت حسینی — حسن کے چاند صبح دل ہے یاغوث

تو اپنے وقت کا صدیق اکبر — غنی و حیدر وعادل ہے یاغوث

خلاصہ یہ نکلا کہ حضور سیدنا محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسب شریف میں چاروں خلفاء حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا فاروق اعظم، حضرت سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا فیض اطہر موجزن ہے جس کی بدولت جو اس بارگاہ سے حقیقی منسوب ہوجاتا ہے وہ بھی اس فیض سے سیراب ہوکر صدق وغنا اور عدل وسخا کے چشمے بانٹنے لگتا ہے یہی وجہ ہے کہ:

یہ چشتی سہروردی نقشبندی — ہر اک تیری طرف مائل ہے یاغوث

بخارا و عراق و چشت و اجمیر — تری لو شمع ہر محفل ہے یاغوث

صحابیت ہوئی پھر تابعیت — بس آگے قادری منزل ہے یاغوث

جو تیری یاد سے ذاہل ہے یاغوث — وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یاغوث

رضا کے کام اور رک جائیں حاشا — ترا سائل ہے تو باذل ہے یاغوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا — رضا تجھ سے ترا سائل ہے یاغوث

(حدائق بخشش)

اور فقیر حقیر عرض گزار ہے

مقبول تری شان میں ہو یہ تالیف گدا — بس ترا ہی ذکر رہے عرض یہی ہے یاغوث

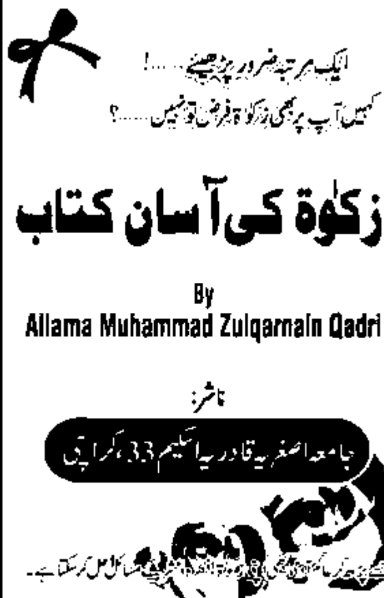
☆☆☆☆



مصنف کی دیگر تصانیف









ناشر جامعہ اصغریہ قادریہ، اسکیم 33 کراچی